

1/=

يوم ندعوا كل أناس بإمامهم

الحمد للہ کہ رسالہ مفید عوام تالیفات جامع علم و فضل جناب مولوی عبد الصمد صاحب دام فیوضہ المسمی بہ

تائید الرحمٰن
فی اثبات
وجوب تقلید النعمان

بہ تردید رسالہ موسومہ مناظرہ مرشد آباد مؤلفہ جناب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی مجھوری

در احسن المطابع مولوی محمد عبد القادر واقع [illegible] طبع شد
سنہ هجری

بسم الله الرحمن الرحيم

يسبح لله ما في السموات والارض الملك القدوس العزيز الحكيم هو الذي بعث في الاميين رسولا منهم يتلوا عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين والصلوة والسلام على سيد المرسلين سيد الاولين والاخرين وعلى اهله واتباعه الطاهرين الطيبين واصحابه اجمعين

امابعد بندہ گنہ گار ابوالفضل عبداللہ پنجابی چھاچھی شمس آبادی حال مقیم عظیم آبادی جبکہ کتاب مسمی بکیفیت مناظرہ مرشدآباد مصنفہ مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کی دیکھی اور اوسکو برخلاف طریقہ مناظرہ کے بلکہ مشتمل اوپر چند مغالطون کے پایا اور اکثر خواص اور عوام غیرمقلدین کو اس کتاب پر فخر کرتے ہوے دیکھا اور آجتک کسی حنفی نے اسکا جواب نہین لکھا لہذا بعض احباب نے اس خاکسار کو اس کتاب کے جواب لکھنے پر مجبور کیا اور چونکہ اس کتاب مین مصنف نے حنفیون کے دلائل کو پورے طور سے نہین لکھا بلکہ اونکے دلائل کو قطع برید کرکے اپنے دلائل کو قوی کر دکھایا ہے جس سے دیکھنے والونکو یقین ہو کہ غیرمقلدین اس امر مین حق پر ہین حالانکہ ایسا نہین ہے اسیوجہ سے اس خاکسار نے اول حنفیون کے دلائل کو کچھ مقدمات اپنے طرف سے ملاکر بیان کیا ہے بعد اوسکے مصنف کے اعتراضات جو اس کتاب مین لکھے ہین بعبارتہ نقل کرکے اونکے جواب دئے ہین تاکہ اہل انصاف حق اور باطل مین تمیز کرین اور اگر اس کتاب مین کسی جگہ پر عبارت بیربط اور خلاف محاورہ اردو کے پاوین تو معذور سمجھکر معاف فرماوین کیونکہ بندہ اہل زبان نہین ہے اور اس کتاب کا نام تائید الرحمن رکھا اللھم ایدنا وانصرنا فتقبل منا انک انت السمیع الدعا امین ثم امین

قولہ منجانب مقلدین یہ لکھا گیا کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے منجانب اہل حدیث یہ لکھا گیا کہ ہملوگ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے کیونکہ شریعت یعنی قران وحدیث مین اسکا ثبوت نہین پاتے **اقول** واہ حضرت پہلی بسم اللہ ہی غلط سرنامے دعوی ہی باطل آپلوگون نے اپنا دعوی یہ لکھا ہے کہ ہملوگ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے حاصل اس دعوے کا نفی علم بالوجوب کی ہے نہ نفی نفس وجوب کی پس آپکے دعوے کا مطلب یہہ ہوا کہ ہملوگونکو تقلید شخصی کے وجوب کا علم نہین ہے اور سچ ہے بہت سی چیزونکے وجوب کیا وجود کا بھی آپلوگونکو علم نہین ہے لیکن وہ چیزین نفس الامر مین واجب اور موجود ہین پس تقلید شخصی نفس الامر مین واجب ہے مگر اوسکے وجوب کا آپلوگونکو علم نہین یہہ بات آپکے نفس دعوی سے ثابت ہوئی اب دلیل سنئے کیونکہ شریعت یعنے قران وحدیث مین اسکا ذکر وثبوت نہین پاتے حاصل اس دلیل کا یہہ ہوا کہ اگر قران وحدیث مین تقلید شخصی کا ذکر ہوتا تو واجب ہوتی لیکن قران وحدیث مین تو اسکا ذکر نہین ہے لہذا واجب نہوئی اس دلیل سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ جس چیز کا قران وحدیث مین ذکر ہے وہ چیز واجب ہے حالانکہ ایسا نہین ہے قران وحدیث مین حلال و حرام فرض واجب سنت مستحب سب مذکور ہین آپکی اس دلیل سے یہہ سب چیزین واجب ہو گئین الغرض آپکی یہہ دلیل دعوی سے عام ہے اور جو دلیل دعوی سے عام ہو وہ مثبت مدعا نہین ہوتی پس یہ دلیل مثبت مدعا نہوئی اس دلیل مین کئی اعتراض ہین اول قران وحدیث مین نہ پائے جانے سے کیا مراد ہے آیا یہہ لفظ تقلید شخصی کا قران وحدیث مین نہین پایا جاتا یا اس تقلید کے معنے کسی طرح سے قران وحدیث سے نہین مفہوم ہوتے اگر شق اول مراد لیجاوے تو لازم آتی ہے یہہ بات کہ جن مسایل کے لفظ قران وحدیث مین نہین پائی جاتے وہ مسایل شریعت سے خارج ہو جائین جیسے **القیاس حجة والاجماع حجة** یہہ دو قضئے اس عنوان سے قران وحدیث مین نہین پائے جاتے چاہئے کہ یہہ دونو شریعت سے خارج ہون حالانکہ یہہ دونو حجج شرعیہ مین سے ہین اور اسی طور پر جو مسایل اجماع سے ثابت ہوئے ہین جیسے خلافت حضرت ابوبکر صدیق اور خلافت حضرت عمر فاروق اور خلافت حضرت عثمان ذوالنورین اور خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ شریعت سے خارج ہون کیونکہ ان سب کے بھی الفاظ قران وحدیث مین نہین پاے جاتے اور اگر شق ثانی مراد ہے یعنے تقلید شخصی کے معنے قران وحدیث مین کسی طرح سے نہین پای جاتے تو یہہ بالکل غلط ہے اسواسطے کہ اکثر آیات قرانی اور احادیث سے تقلید شخصی کے معنے مفہوم ہوتے ہین منجملہ اون آیات کے آیت اطیعو اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہے اور اسی طور پر آیت فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون ہے اور احادیث اس بارے مین بہت ہین منجملہ انکے حدیث ید اللہ علی الجماعة واتبعوا السواد الاعظم وغیر ذلک کتب حدیث مین موجود ہین ان آیات اور احادیث سے معنے تقلید شخصی کے مفہوم ہوتے ہین اور ثبوت اس دعوی کا اپنے مقام مین آتا ہے دوم حدیث سے کیا مراد ہے جنس یا کوئی نوع اسی جنس کا یا کوئی فرد اون انواع کا اگر جنس مراد ہے تو حدیث موضوع متروک معلل شاذ منکر مضطرب مقلوب مصحف مدرج منقطع معلق معضل مرسل مدلس یہہ سب قسم حدیث کی شریعت مین داخل ہونگے پس یہہ سب قسم حدیث کے واجب العمل ہونگے حالانکہ حدیث موضوع متروک

وغیرہ پر عمل کرنا حرام ہے اور اگر کوئی نوع مراد ہے تو وہ نوع باعتبار موجب کے ہے یا باعتبار صفات رجال کے اگر باعتبار موجب کے ہے تو وہ منحصر ہے متواتر احاد خبر واحد مین اور جب ایک نوع ان تینون مین سے مراد ہوا تو لامحالا دوسری دو نوع شریعت سے خارج ہونگے یعنے حدیث سے اگر آپکی مراد متواتر ہے تو ضرور خبر واحد اور احادیث شریعت سے خارج ہونگے علیٰ ہذا القیاس اگر احاد مراد ہے تو متواتر اور خبر واحد شریعت سے خارج ہونگے اور اگر خبر واحد مراد ہے تو متواتر اور احاد شریعت سے خارج ہونگے اور اگر وہ نوع باعتبار صفات رجال کے مراد ہے تو وہ منحصر ہے صحیح حسن ضعیف مین اگر حدیث صحیح مراد ہے تو حسن اور ضعیف شریعت سے خارج ہونگے و علیٰ ہذا القیاس حسن اور ضعیف باوجودیکہ صحیح حسن ضعیف خبر واحد کے اقسام ہین انمین سے ایک قسم مراد لینے سے متواتر اور احاد شریعت سے خارج ہو جائینگے اور اگر ایک فرد مراد ہے تو وہ فرد کس نوع کا ہے یعنے متواتر کا فرد ہے یا خبر واحد کا یا احاد کا یا صحیح کا یا حسن کا یا ضعیف کا بہر کیف ایک فرد ان اقسام کا مراد لینے سے باقی سب اقسام و افراد حدیث کے شریعت سے خارج ہو جاوینگے سوم جو مسئلہ قران و حدیث مین نہ پایا جاوے وہ شریعت سے خارج ہوگا تب خلفاء اربع کی خلافت اور صحابہ اور مجتہدین کے مسایل اور قضایا اجتہادیہ شریعت سے خارج ہونگے چہارم شریعت نام ہے اوامر و نواہی کا اور جو چیزین اون سے تعلق رکھتی ہین جیسے مسایل اجتہادیہ صحابہ اور مجتہدین کے اور قران حدیث شامل ہے اون اوامر و نواہی کو جو اون دونو مین پای جاتے ہین اور قصص اور امثال اور ذکر جنت اور دوزخ وغیرہ ذلک کو تب شریعت عام من وجہ ہی قران حدیث سے اور قران حدیث عام من وجہ ہے شریعت سے پس تفسیر شریعت کے ساتھہ قران اور حدیث کی تفسیر ایک عام من وجہ کی ساتھہ دوسری عام من وجہ کے لازم آئی جیسے کوئی کہے کہ انسان یعنے ابیض یا ابیض یعنے انسان یہہ تفسیر اور تعریف عرفاً اور عقلاً غلط ہے اور بہی کئی اعتراض آپکے اس دعوی اور دلیل پر وارد ہوتے ہین لیکن طوالت مانع ہے — علماء مقلدین کا یہہ سوال کہ اگر یہہ لوگ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے تو اقسام ستہ شرعیہ مین سے کون قسم جانتے ہین بہت درست اور صحیح بشروط مناظرہ کے صادر ہوا ہے اسواسطے کہ مناظرہ کی لئے تعیین دعوی جانبین ضروری ہے مقلدین نے جب تقلید شخصی کو واجب کہا ہے تو ایکا عدم وجوب کہنا کافی نہین ہو سکتا کیونکہ عدم وجوب ایک مفہوم کلّی ہے جو حرام حلال فرض سنت مستحب سب پر صادق آتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ یہہ سب چیزین آپکا دعوی نہین ہو سکتین تب ضرور ایک اونمین سے آپکا دعوی ہوگا پس اوسکی تعیین آپ پر واجب تہی اور جب آپنی اوسکی تعیین نکی تو آپکا دعوی بشروط مناظرہ سے صحیح و درست نہین ہو سکتا ۔ ملا محمد عارف صاحب کی تقریر کا حاصل جو مولوی عبد العزیز صاحب نے لکہا ہے وہ یہہ ہے قولہ قران

مین حرمین کی عظمت وارد ہے اور نہ وہانکے لوگ مقلدین ہین اقول حاصل اس تقریر کا یہہ ہے کہ حرمین شریفین
کی تعریف اور عزت اللہ جل شانہ اور رسول مقبول صلعم فرماتے ہین اور وہانکے سب علما محدثین مفسرین
فقیہ مورخین اور سب عوام الناس ان چارا اماموں مین سے ایک ایک کے مقلد زمانہ دراز سے چلے آتے ہین
یعنے کوئی امام ابوحنیفہ کے مقلد ہین اور کوئی امام شافعی اور کوئی امام مالک اور کوئی امام احمد حنبل کے اور
وہان کے علما کا فعل یا الاجماع ہملوگون کے واسطے سند ہے کیونکہ اوس جگہ اور وہان کے لوگونکی تعریف اللہ
اور رسول فرماتے ہین اور جس جگہ اور جس جگہ کے لوگون کی تعریف اللہ اور رسول فرماوین اون لوگونکا فعل
جواز ردی اجماع کے ہو سند ہوتا ہے پس وہانکے لوگونکا اجماع تقلید شخصی پر سند ہے اگر کوئی یہہ کہے کہ وہان کے
تو ایک امام کے مقلد نہین ہین پہر تقلید شخصی کیونکر ثابت ہوی جواب اسکا یہہ ہے کہ جب ہر فرقہ کا ایک
امام ہوا تو ہر ہر فرقے کو اپنے اپنے امام کی تقلید تقلید شخصی ہے تقلید شخصی کے معنے یہہ نہین کہ تمام زمانہ کے
لوگ ایکہی امام کی تقلید کرین پس تقلید ہر مجتہد کی اوسکے مقلدین پر واجب ہے اس تقریر پر جو مولوی [illegible]
صاحب نے اعتراضات کئے ہین وہ قابل غور ہین **قولہ** امام ابوحنیفہ سنہ ۸۰ مین پیدا ہوے اور کوفہ مین رہتے تھے
اور اونکے زمانہ مین امام مالک مدینہ طیبہ کے امام تہے کیونکہ وہ سنہ ۹۳ مین پیدا ہوے تہوڑے دن امام ابوحنیفہ سے
چہوٹے تہے اور تمام اہل مدینہ کے امام تہے اونہون نے امام ابوحنیفہ کا خلاف کیا اور امام ابوحنیفہ نے اونکا
اور سنہ ۱۵۰ مین جسمین امام ابوحنیفہ نے انتقال کیا امام شافعی پیدا ہوے اور وہ تمام اہل مکہ معظمہ کے امام تہے اونہون نے
بہی امام ابوحنیفہ کا خلاف کیا پس اونکی پیروی کرنا اور حنفی مذہب اختیار کرنا حرمین کے خلاف کرنا ہے **اقول**
یہہ تعبیر تقلید شخصی کے رد مین بیان کی گئی ہے حالانکہ ہر ہر جملہ سے اس تقریر کے تقلید شخصی ثابت ہوتی ہے امام
ابوحنیفہ کے زمانہ مین امام مالک مدینہ طیبہ کے امام تہے اس دعوے سے تقلید شخصی صاف طور پر ثابت ہوتی ہے
اسواسطے کہ جب امام مالک امام ابوحنیفہ کے زمانے مین مدینہ طیبہ کے امام ہوے تو ضرور مدینہ طیبہ کے لوگ اونکی تقلید
کرتے ہونگے ورنہ امام ہونے کا کیا فائدہ اور یہہ بات ظاہر ہے کہ امام مالک شخص واحد تہے پس تقلید شخصی امام مالک
کی آپکے دعوے سے ثابت ہوی امام مالک کے امام ہونے کی دلیل سنئی فرماتے ہین کیونکہ وہ سنہ ۹۳ مین پیدا ہوے تہوڑے
دن امام ابوحنیفہ سے چہوٹے تہے اول تو ۱۳ برس کے زمانہ کو تہوڑے دن فرمانا کمال دیانت کی دلیل ہے دوم
اس دلیل کو دعوی سے کوی تعلق نہین ہے جب تک کہ اسکے ساتھہ کوی مقدمہ دوسرا نملایا جاوے اس دلیل مین فقط
صغری مذکور ہے کبری کا وجود اسمین بہت ضرور ہے ورنہ یہہ دلیل ناتمام ہے اور کبری قیاس کا اکثر حد اوسط سے مفہوم

ہوا کرتا ہے سب حاصل دلیل کا یہہ ہوا کیونکہ امام مالک ۹۳ھ مین پیدا ہوے تہوڑے دن امام ابو حنیفہ سے چہوٹے تہے
اور جو شخص تہوڑے دن امام ابو حنیفہ سے چہوٹا ہو وہ مدینہ طیبہ کا امام ہوتا ہے پس امام مالک مدینہ طیبہ کے امام ہین سبحان اللہ
کیا خوب دلیل آپنے قایم کی ہے دنیا مین جتنے لوگ تہوڑے دن امام ابو حنیفہ سے چہوٹے ہوے ہین وہ سب مدینہ طیبہ کے
امام ہوے ہین - اگر کوی یہہ کہے کہ اسکے بعد کا جملہ یعنے اور تمام اہل مدینہ کے امام تہے اونہون نے امام ابو حنیفہ کا خلاف
کیا اور امام ابو حنیفہ نے اونکا کبریٰ قیاس ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہ جملہ ہرگز کبری قیاس کا نہین ہوسکتا کیونکہ کبری
وہ مقدمہ ہوتا جو محمول نتیجہ پر مشتمل ہو اور یہہ جملہ ایسا نہین ہے پس کبری قیاس نہوا اور اگر بالفرض محال اس دلیل کو مان بہی
لیا جاوے تو اس سے فقط امام مالک کا مدینہ منورہ کا امام ہونا ثابت ہوتا ہے نہ نفی اسبابات کی کہ امام ابو حنیفہ مکہ معظمہ
کے امام نہ تہے - اور جب آپنی یہہ فرمایا کہ امام ابو حنیفہ نے امام مالک کا خلاف کیا اب ہم پوچہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ
اوسوقت امام تہی یا نہ شق ثانی باطل ہے اسواسطے کہ جب امام نہ تہے تو امام کا خلاف کیونکر کرتے تہے تب یہہ بات
ثابت ہوی کہ اوسوقت امام ابو حنیفہ امام تہے اور جب امام ابو حنیفہ اوس زمانے مین امام تہے تو ضرور جن لوگونکے
امام تہے وہ لوگ اونکی تقلید کرتے ہونگے ورنہ امام ہونیکا کیا فایدہ اور امام ابو حنیفہ شخص واحد ہین بس تقلید شخصی امام
ابو حنیفہ کی آپکی دلیل سے ثابت ہوئی اوسکے بعد فرماتے ہین اور ۱۵۰ھ جسمین ابو حنیفہ نے انتقال کیا امام شافعی پیدا
ہوئے اور وہ تمام اہل مکہ معظمہ کے امام تہے اونہون نے بہی امام ابو حنیفہ کا خلاف کیا **اقول** جب امام شافعی تمام
اہل مکہ کے امام ہوئے تو ضرور اہل مکہ اونکی تقلید کرتے ہونگے ورنہ امام ہونے سے کیا فائدہ اور یہہ بات ظاہر ہے کہ امام شافعی
شخص واحد ہین پس تقلید شخصی امام شافعی کی آپکے اس بیان سے لازم آئی اور ہم پوچہتے ہین کہ امام شافعی کے قبل اہل
مکہ امام کون تہے امام مالک تو اہل مدینہ کے امام تہے اور امام شافعی ابہی تک پیدا نہین ہوئے تہے اور امر تقلید کا حرمین مین
جاری تہا جیسا کہ آپنے فرمایا کہ امام مالک امام ابو حنیفہ کے زمانہ مین مدینہ طیبہ کے امام تہے تو ضرور اہل مکہ کے امام امام ابو حنیفہ
ہونگے اور جب امام ابو حنیفہ اہل مکہ کے امام ہوئے تو وہ لوگ اونکے تقلید کرتے ہونگے پس امام ابو حنیفہ کی تقلید شخصی
آپکے اس بیانسے ثانیاً ثابت ہوئی **قولہ** پس اونکی پیروی کرنا اور حنفی مذہب اختیار کرنا حرمین کے خلاف کرنا ہے
اقول ہان بیشک حرمین شریفین علما محدثین مفسرین مورخین فقہا و عامتہ المسلمین آپکے مثل سب غیر مقلد
ہین تب امام ابو حنیفہ کی پیروی حرمین شریفین کے خلاف کیون نہین ہو ضرور خلاف ہو بقول شخصے - دروغ گویم
برروی تو - [illegible] مین آئی تعصب کی پٹی کہولیے کسی تاریخ مین دیکہا سکتے ہین کہ حرمین شریفین کے
لوگ کسی زمانہ مین غیر مقلد ہوئے ہین آج تک تو غیر مقلدین ہون مقامات متبرکہ سے اس ذلت کی ساتہہ نکالے جاتی ہین

کہ الامان ذرا وہان چلکر یہی باتین جو یہان بولتے ہین زبان پر لائے تو مین جانون کہ آپ بڑے مرد ہین مگر وہان
جاکے امام ابو حنیفہ کے مقلد بنجاتے ہین تقیہ کر لیتے ہین یہہ رفض نہین تو کیا ہے پس امام ابو حنیفہ کی پیروی کرنا
اور حنفی مذہب اختیار کرنا حرمین شریفین کے موافق ہے **قولہ** دلایل منجانب مقلدین سورۃ النحل پارہ چہاردہم
آیت کریمہ ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون **اقول** قران شریف مین خداوند کریم نے اسبارہ مین کئی آیتین
ارشاد فرمائے ہین ایک اونمین سے ایک یہی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ہے اور دوسری آیت اطیعوا
اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ترجمہ تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو رسول کی اور تابعداری کرو اختیار والون
کی تم مین سے یعنے جو لوگ تم مین سے اختیار والے ہین اونکی تابعداری کرو اسمین شک نہین کہ یہہ آیت اولی الامر کی
تابعداری مین نص صریح ہے باقی رہی یہہ بات کہ اولی الامر کے مصداق کون لوگ ہین اب ہم کہتے ہین کہ اولی الامر
کے مصداق بحسب العقل والنقل دو ہی طرحکے لوگ ہو سکتے ہین حکام اہل اسلام اور علماء دین اسلام اور یہہ بات
ظاہر ہے کہ حکام دین کے امور مین یعنے امامت صلوۃ و خطبہ و فتوی وغیرہ مین محتاج علماء کے ہوا کرتے ہین لہذا
حکام مصداق اولی الامر کے نہین ہو سکتے تب ضرور مصداق اولی الامر کے علماء ہونگے اور علماء بہی دو ہی طرح
ہو سکتے ہین مجتہدین اور غیر مجتہدین اور یہہ امر ظاہر ہے کہ علماء غیر مجتہدین مجتہدین کے تابع ہوا کرتے ہین تب مصداق
اولی الامر کے علماء مجتہدین ہوے اور جو شخص اولی الامر کا مصداق ہو اوسکی تابعداری واجب ہے پس علماء مجتہدین
کی تابعداری واجب ہے اور یہی تابعداری تقلید ہے - اللہ اور رسول کی تابعداری کے معنے یہہ نہین ہین کہ انسان
اس لفظ کا ذکر اور ورد کیا کرے بلکہ اللہ اور رسول کی تابعداری کے معنے یہہ ہین کہ جتنے احکام کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ صلعم مین پائی جاتے ہین اون سب پر انسان عمل کرے اسی طور پر اولی الامر یعنے مجتہدین کی
تابعداری کے معنے یہہ ہین کہ مجتہدین کے جمیع مسایل کو مانے پس مجتہد کے لئے بہی ایک دفتر ایسا جسمین مسایل
اوسکے لکہے ہون ہونا بہت ضرور ہے ورنہ جو لوگ بلاد و امصار بعیدہ مین رہتے ہین وہ بسبب دوری بلاد بعید
بعید کے اوسکی تابعداری کیونکر کر سکتے ہین حالانکہ پروردگار عالم اوسکی تابعداری کا حکم فرماتا ہے اور وہ دفتر
نہین ہے مگر علم فقہ اور اصول اوسکا پس علم فقہ اور اصول پر بعد قران و حدیث کے عمل کرنا واجب ہے اور یہی معنے
ہین اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے اس آیت کے بعد پروردگار عالم نے ایک دوسرا حکم ارشاد
فرمایا ہے اذا تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول یعنی جب جھگڑو تم کسی چیز مین تب رد کرو اوسکو طرف اللہ اور رسول
کے اگر پاوا وسکو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم مین اور اگر نپاوا وسکو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ

مین تو مذکور ہو اوسکو طرف اولی الامر یعنے مجتہدین کے ورنہ اولی الامر کی تابعداری کا کوئی فائدہ نہوا حالانکہ پروردگار
عالم نے اولی الامر کی تابعداری بسیاق عطف مستقل بیان فرمای ہے پس درحالت نہ پای جانے مسایل تنازعہ
فیہا کے قرآن وحدیث مین ردکرنا اونکا طرف مجتہدین کے واجب ہے اور بعد رد کے ماننا اون مسائل کا جنکو
مجتہدین نے بیان فرمایا ہے ضرور ہے ورنہ اونکی طرف رجوع کرنے کا کیا فائدہ اور یہہ نہین ہے مگر تقلید
اس آیت سے بہی تقلید مجتہدین کی ثابت ہوے آیت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون سے بہی تقلید ثابت
ہوتی ہے جو باتین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم مین نہین پای جاتین اونکی بنسبت خداوند کریم
فرماتا ہے تب پوچہہ لو اہل الذکر سے اگر تم نہین جانتے اور جو باتین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ مین پائی جاتی ہین اونکا
اہل الذکر سے پوچہنا ضرور نہین ہے کیونکہ وہ باتین تو فردوہ الی اللہ والرسول مین داخل ہین پس جو باتین اللہ اور رسول
کی کتاب مین نہین پای جاتین اور مسلمان لوگ اونکو دین کے مسائل سمجہکر جہگڑتے ہین اون باتون کا اولی الامر
اور اہل الذکر سے پوچہنا بہت ضرور ہے کیونکہ اگر اون مسایل دین کو باجود متنازع فیہا ہونے کے اولی الامر اور اہل
الذکر سے نہ پوچہا جاے تو تابعداری اولی الامر اور اہل الذکر کی بیفایدہ اور لغو ہو جائیگی اور تالی الشرطیہ کی باطل
ہے پس مقدم بہی مثل اوسکے ہے تب مسائل مذکورہ کو درصورت متنازعہ فیہ ہونے کے اولی الامر اور اہل الذکر سے پوچہنا
ضرور ہے اور اسی طور سے یہہ مسلہ تقلید شخصی کا جو اسوقت متنازعہ فیہ ہے اسکو بہی اولی الامر اور اہل الذکر سے پوچہنا
یا اونکی کتابون مین دیکہنا ضرور ہے اور اون لوگون کی کتابون مین یہہ لکہا ہے کہ غیر مجتہد کو مجتہد کی تابعداری
ضرور ہے اور یہہ امر ظاہر ہے کہ جتنے لوگ خواہ خواص یا عوام اس زمانے مین موجود ہین کوئی شخص اونمین سے
مجتہد نہین ہے تب ان سبکو مجتہدین کی تابعداری واجب اور ضرور ہے اب ہم کہتے ہین کہ جو شخص اہل الذکر ہے
وہ اولی الامر بہی ہے اسواسطے کہ تابعداری اہل الذکر کی واجب ہے اور نافرمانی اونکی حرام ہے اور جو شخص سوای
اللہ اور رسول کے ایسا ہو کہ تابعداری اوسکی واجب ہو اور نافرمانی اوسکی حرام ہو وہ اولی الامر ہوتا ہے پس
اہل الذکر اولی الامر ہین کبری کی دلیل آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ہے باقی رہا صغری اوسکی دلیل
یہہ ہے کہ خداوند کریم نے درصورت نجاننے کے اہل الذکر سے پوچہنے کا حکم دیا ہے پس درصورت نجاننے کے
اہل الذکر سے پوچہنا ضرور ہے ورنہ لازم اتی ہے نافرمانی اللہ کی اور وہ حرام ہے اور درصورت پوچہنے کے مان
لینا اوسکا واجب اور نہ ماننا حرام ہے ورنہ اس حکم الہی کا کوئی فایدہ نہین ہے پس ثابت یہہ بات ہوئی کہ
اہل الذکر اولی الامر ہین اور جبکہ اولی الامر سے مراد مجتہدین ہین تو اہل الذکر سے بہی مراد مجتہدین ہی ہونگے اور

یہی مراد ہے جناب مولوی ہدایت اللہ خان صاحب کی آیت فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ سے لیکن جناب مذکور نے مختصر طور پر اسکو بیان کیا تہا تیسری دلیل حنفیونکی طرف سے لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ثبوت مین تقلید شخصی کے پیش کی گئی تہی ترجمہ مت فساد کرو دنیامین بعد درست ہونے اوسکے اور یہہ لوگ غیر مقلدین جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہین بسبب ترک تقلید کے دنیامین فساد کرتے ہین جسکی وجہ سے آپسمین نفاق اور مارپیٹ واقع ہوتی ہے پس یہہ لوگ مصداق اس آیت کے ہوے تب تقلید کو چہوڑنا حرام ہوا اور مقلد ہونا واجب ہوا اگر کوئی یہہ کہے کہ ان دلایل سے تو مطلق تقلید ثابت ہوتی ہے نہ تقلید شخصی اور دعوی تقلید شخصی کے وجوب کا تہا جواب اہل سنت والجماعت کا بعد زمانے صحابہ کے چار مجتہدین مشہورین پر اتفاق اور اجماع ہوچکا ہے اور اوسی زمانے سے ہر ہر فرقہ ایک ایک مجتہد کی تقلید کرتا چلا آتا ہے پس ہر فرقے کا ایک ایک مجتہد ہونا ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا اور یہی تقلید شخصی ہے **قولہ** جواب منجانب اہل حدیث **اقول** یہہ لقب فرضی انکا یعنے اہل حدیث دو لفظوں سے مرکب ہے اہل کا ترجمہ والے حدیث کا ترجمہ حکایت قصہ کہانی تب اہل حدیث کا ترجمہ حکایت قصے کہانی والے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ اکثر اہل قصہ اور کہانی جہوٹے اور کاذب ہوا کرتے ہین پس آپ اپنے اس دعوی مین اپنے منہ سے جہوٹے اور کاذب ہوے اور اپکے کذب پر آپکا یہہ دعوی گواہی دے رہا ہے یعنے اہل سنت والجماعت کے مقابلہ مین اپنے کو اہل حدیث کہنا گویا حضرت صلعم کے طریقہ کو چہوڑنے کا اقرار ہے کیونکہ اہل سنت والجماعت کے معنے ہین حضرت کے طریقہ والے اور بڑی جمعیت والے پس جس شخص کو اہل سنت ہونے سے انکار ہے اوسکو حضرت صلعم کے طریقہ سے انکار ہے اور اہل سنت سے انکار انکے دعوی سے ثابت ہے کیونکہ اگر یہہ لوگ اپنے کو اہل سنت وجماعت سمجہتے تو جسوقت مقلدین نے یہہ دعوی کیا تہا کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے تو ضرور یہہ کہتے کہ یہہ دعوی ایلوگونکا غلط ہے اسواسطے کہ ہملوگ بہی اہل سنت وجماعت ہین حالانکہ ہملوگونکے نزدیک تقلید شخصی واجب نہین ہے جیسے کوئی سنی شیعہ سے یہہ کہے کہ تمام اہل اسلام کے نزدیک خلافت شیخین کی حق ہے تو ضرور شیعہ اوسکے جواب مین کہے گا کہ یہہ دعوی اپکا غلط ہے کیونکہ اسلام کا ایک فرقہ شیعہ بہی ہے حالانکہ اوس فرقے کے نزدیک خلافت شیخین حق نہین ہے جب اسی حالت مین ان لوگون نے اپنے کو اہل سنت وجماعت نکہا اور اہل حدیث کہا تو معلوم ہوا کہ ان لوگونکو اہل سنت وجماعت ہونے سے انکار ہے اور جن لوگونکو اہل سنت وجماعت ہونے سے انکار ہو اونکو طریقہ حضرت صلعم سے انکار ہے پس ان لوگون کو طریقہ حضرت صلعم سے انکار ہے تو اب ہمارے مخاطبین معترضین کا دعوی باین لفظ ہے اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے اس دعوی مین ان لوگون نے اپنا لقب مذہبی نام اہل سنت وجماعت

کہا ہے یہہ نام یہہ لقب تین لفظ سے مرکب ہی اہل سنت جماعت اہل کا ترجمہ والا جیسے اہل عزت عزت والا
اہل مال مال والا اہل حکومت حکومت والا سنت کے معنے طریقہ رسول یہہ مشہور لفظ ہے سب لوگ جانتے
ہین تو اہل سنت کی معنے ہوے رسول کے طریقہ والا اور جماعت کی معنے گروہ یہہ بہی سب لوگ جانتے ہین
باقی رہا گروہ سے کون گروہ مراد ہے تو سنت کے ساتہہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد اس سے وہ گروہ ہی
جو سنت رسول صلعم کے ساتہہ ہو یعنے صحابہ رسول اللہ صلعم کا گروہ تو اہل سنت وجماعت کے معنے ہوے طریقہ
رسول * طریقہ صحابہ رسول والا ہرچند یہہ معنے صاف طور پر ظاہر ہے پہر بہی مزید اطمینان کے واسطے کتاب
غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت پیران پیر بہی دکہلاتے ہین السنت ماسنہ رسول اللہ صلعم والجماعت ما اتفق علیہ
اصحاب رسول اللہ صلعم یعنے سنت طریقہ رسول کو کہتے ہین اور جماعت اوسکو جسپر اصحاب رسول اللہ صلعم متفق ہوی
پہر ایک شخص غیر یعنے امام ابو حنیفہ کی تقلید کرنا اور اپنے کو اہل سنت وجماعت کہنا نہایت خلاف عقل ہے کیا
یہہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص وہ بہی غیر کی پیروی کرنے والا جماعت صحابہ کی پیروی کرنے والا کہا جاوے پس
کلمات دعوی ہی سے تقلید شخصی باطل ہوی کیونکہ اگر یہہ لقب سچا وصحیح ہے تو تقلید شخصی باطل ہے ہملوگون نے
اسیواسطے تقلید کی نسبت پہلے اپنے طرفسے کوی حکم نہین لگایا کہ اگر انکے زبانسے اسکا بطلان ثابت ہو جاوے
تو ہمارے کہنے کی کیا ضرورت **اقول** اولاً یہہ تقریر تقلید کے بطلان کے لئے بیان کی گئی ہے حالانکہ اس سے
تقلید ثابت ہوتی ہے کیونکہ اہل سنت وجماعت کے معنے اپنے یہہ بیان کئے ہین کہ رسول صلعم کے طریقے اور
صحابۂ رسول کے طریقے والا یعنے حضرت صلعم کا پیرو اور صحابہ کا پیرو اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص کسی کا پیرو
دین کے معاملہ مین ہوتا ہے وہ اوسکا مقلد کہا جاتا ہے پس اہل سنت وجماعت حضرت صلعم کے صحابہ کے مقلد
ہوے تب تقلید اس سے ثابت ہوی نہ باطل ثانیاً اس تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل سنت وجماعت ایک ہی
شخص ہے اسواسطے کہ اپنے اہل سنت وجماعت کے معنے اپنے یہہ بیان کئے ہین کہ طریقے رسول اور طریقے صحابہ
رسول والا اور لفظ والا مفرد ہی پس اہل سنت وجماعت بہی ایک ہی شخص ہوگا ثالثاً صحابہ کا طریقہ بعد حضرت
صلعم کے تقلید تہا جیساکہ بیان اسکا آگے آتا ہے پس اہل سنت کا طریقہ بہی تقلید ہی ہونا چاہئے - رابعاً اہل سنت
وجماعت کے معنے غلط بیان کئے گئے ہین اسواسطے کہ جماعت کا لفظ بواسطے واو عطف ہی سنت پر تب معنے عبادت
کے یہہ ہوے سنت والے اور جماعت والے اور سنت کی معنے طریقہ نبویہ یعنے دین اسلام اور جماعت کے معنے ایک
گروہ جمیعت والا پس اہل سنت وجماعت کے معنے ایک ہوے دین اسلام والونکا ایک گروہ بڑی جمیعت والا اب

انصافاً کی انکہہ سے دیکہیے کہ یہہ معنی کس مین پائی جاتے ہین سوای مقلدین کی جماعت کثیرہ کے یہہ معنے کسی گروہ مین نہین پائی جاتے تمام دنیا مین مقلدین کے برابر کوئی فرقہ اہل اسلام کا نہین ہے اہل اسلام کے فرقے مشہور روی زمین پر شیعہ خارجی معتزلی وہابی وغیرہ بعضے بعضے بلاد مین پائی جاتے ہین ان سب کا مجموعہ اہل سنت وجماعت یعنے مقلدین کے گروہ کے عشر عشیر بھی نہین ہوسکتا تب دین اسلام والونکا ایک گروہ بڑی جمعیت والا سوای مقلدین کے دوسرا نہین ہوسکتا۔ خامساً۔ اس اعتراض کو مقلدین کے دعوی سے کوئی تعلق نہین ہے وبالفرض اگر مان بہی لیا جائی تو یہہ اعتراض دعوی کی ایک جزو پر وارد ہوسکتا ہے کیونکہ دعوی مقلدین کا یہہ ہے کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے اور یہہ اعتراض اہل سنت وجماعت کے لفظ پر جو موضوع اس قضیہ کا واقع ہوا ہے کیا گیا ہے اور نسبت وجوب کا تقلید شخصی کی جو اہل سنت وجماعت کے طرف کی گئی ہے اوسکے بطلان مین اس اعتراض کو کوئی دخل نہین ہے پس دعوی کی ایک جزو پر اپنی نافہمی کی وجہ سے ایک مہمل اعتراض کرکے یہہ کہنا کہ دعوی مدعی کا باطل ہوگیا نہایت ہی نافہمی ہے جیسے کوئی شخص کسی شہر کا ایک مکان گرا ہوا دیکھکر یہہ کہے کہ تمام شہر ویران ہوگیا یہہ اوسکی نافہمی نہین تو کیا ہے۔ سادساً لفظ اہل کو مفرد سمجھکر ترجمہ اوسکا والا بیان کرنا غلط ہے کیونکہ لفظ اہل اگرچہ مفرد ہے لیکن معنے جمع کے دیتا ہے جیسے لفظ قوم اور رہط پس اہل عزت کا ترجمہ عزت والے اہل مال کا ترجمہ مال والے اہل حکومت کا ترجمہ حکومت والے اہل سنت کا ترجمہ سنت والے ۔ سابعاً جماعت کے لفظ کو سنت پر عطف کرکے حاصل معنے کو اس طور پر بیان کرنا اور کہنا کہ اہل سنت و[illegible] کے معنے ہوے طریقہ رسول اور طریقہ صحابہ رسول والا کمال خوش لیاقتی ہے اجی حضرت اول عبارت کا مطلب تو سمجھ لیتے اوسکے بعد اعتراض کرتے اب ہم آپکو اہل سنت وجماعت کے لفظ کی ترکیب سمجھا دیتے ہین مگر بہلو[illegible] نہین (تعلیم) جب آپنے جماعت کے لفظ کو بمعنی صحابہ لیکر سنت پر عطف کیا تب لفظ سنت جسکے معنے آپنے طریقہ بیان کئے ہین یہہ لفظ طریقہ اس صورت مین لفظ صحابہ کے ساتھہ کیونکر مل سکتا ہے جبکہ آپ لفظ صحابہ کو عطف ہی کرچکے ہین معطوف کے ساتھہ معطوف علیہ کے قبل کا لفظ ملا کرتا ہے نہ خود معطوف علیہ نحو کی چھوٹی چھوٹی کتابون مین دیکہیے نحو میر تو پڑہ لیجیے بعد اوسکے مباحثہ کا شوق کیجئے ثامناً ہم پوچھتے ہین کہ طریقہ صحابہ کا عین طریقہ حضرت صلعم کا تہا یا غیر شق اول آپکے دعوی کے خلاف ہے کیونکہ آپنے دو طریقے بیان کئی ہین طریقہ رسول اور طریقہ صحابہ رسول اور ایک کو دوسرے پر عطف کیا

اور یہہ بات ظاہر ہے کہ معطوف معطوف علیہ کے غیر ہوا کرتا ہے پس آپکے بیان سے یہہ بات ثابت ہوئی
کہ حضرت صلعم کے صحابہ کا طریقہ حضرت صلعم کے طریقہ کے غیر تہا اور اس بات کو کوئی مسلمان نہین بول سکتا
مگر فرقہ شیعہ تاسعاً کتاب غنیۃ الطالبین کی یہہ عبارت السنت ماسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والجماعت
ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلعم میرے دعوی کی موید ہے تقلید شخصی اس سے ثابت ہی حضرت صلعم کے اصحاب
نے بعد حضرت صلعم کے کس چیز پر اتفاق اور اجماع کیا تہا پہلا اجماع اور اتفاق اون حضرات کا حضرت
ابوبکر صدیق کی خلافت اور امامت پر ہوا تہا یعنے سب صحابہ نے مل کر حضرت ابوبکر صدیق کو امام بنایا
اور سب اونکی تقلید کرنے لگے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق شخص واحد تہے پس پیروی کرنا
صحابہ کا حضرت ابوبکر صدیق کی تقلید شخصی ہے اور دوسرا اجماع اون حضرات کا حضرت عمر فاروق کی
خلافت پر ہوا تہا و علی ہذا القیاس تیسرا اجماع اونکا حضرت عثمان کی خلافت پر ہوا تہا اور چوتہا اجماع
اون سب کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت پر ہوا تہا یہہ چار تقلیدین یکی بعد دیگرے صحابہ کے زمانہ
مین پائی گین اور یہہ چارون تقلیدین تقلیدات شخصی تہین کیونکہ ہر ایک خلیفہ شخص واحد تہا پس تقلید
شخصی سنت خلفاء راشدین ہے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ علیکم بسنتی و سنت خلفاء الراشدین ط
اگر کوئی یہہ کہے کہ صحابہ نے خلفاء راشدین کی اتباع کی تہی نہ تقلید کیونکہ اگر وہ لوگ خلفاء کی تقلید کرتے تو
ضرور مثل حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی کے صدیقی و فاروقی و عثمانی و علیی کہلاتے لیکن اون لوگونکو
کبہی کسینے صدیقی و فاروقی و عثمانی و علیی نہین کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ خلفاء راشدین کے
مقلد نہ تہے خالی متبع تہے۔ جواب اسکا یہہ ہے کہ تقلید اور اتباع مین کوئی فرق نہین اتباع ہی کا نام تقلید
ہے جمہور اصولین کے نزدیک تقلید کی تعریف اتباع ہی کے ساتہہ بیان کی گئی ہے اور وہ یہہ ہے ہو
اتباع غیر المجتہد للمجتہد العادل باقی رہی یہہ بات کہ اون صحابہ کو جنہون نے خلفاء راشدین کی
اتباع کی صدیقی و فاروقی و عثمانی و علیی نہین کہتے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ خلفاء راشدین کے مذاہب
مدون تہے کوئی کتاب اون حضرات نے اصول و فروع مین نہین لکہی تہی جسکے موافق لوگ عمل کرتے
اور صدیقی و فاروقی وغیرہ کہلاتے اگر کوئی یہہ کہے کہ اس تقریر سے تو تقلید شخصی خلفاء اربعہ کی ثابت ہوئی
نہ تقلید شخصی امام ابوحنیفہ کی۔ جواب اسکا یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص خلفاء اربع مین سے ایک کتاب
بہی ایسی جسمین اصول و فروع دین کے منضبط ہوتے تصنیف کر جاتا تو البتہ امام ابوحنیفہ اور باقی مجتہدین
کی تقلید کا کوئی فایدہ نہ تہا لیکن چونکہ جب خلفاء اربع مین سے کسی نے کوئی کتاب دین کی

اوصول وفروع مین تصنیف نکی سوا کسی اور صحابی نے بہی کوئی کتاب ایسی لکہی اور وہ لوگ دین کے مسائل ایک دوسرے سے زبانی پوچہہ لیا کرتے تہے اوس زمانے کے قریب خارجی رافضی کے پودے زمین عرب مین پیدا ہو چکے تہے اور بمجرد ظاہر ہونے اس فساد کے اونکی تنبیہ مناسب بہی کی گئی لیکن اشاعت دین واقع فساد باہمی اوسوقت زیادہ تر قابل لحاظ تہا اسلئے تدوین کتب اصول و فروع کیطرف وہ لوگ متوجہ نہوے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ مین ہر ایک فرقہ مذکورین نے اپنے اپنے مذہب کی تقویت مین قران و حدیث سے دلایل لاکر استدلال شروع کر دیا اور اپنے مذہب کو حق اور دوسرونکے مذہب کو باطل کہنے لگے الغرض اس قسم کے فساد اس امت مین پیدا ہوی تب امام ابو حنیفہ نے دین کے اصول و فروع قران و حدیث سے استنباط و اجتہاد کر کے اپنے شاگردون کو مسایل دین مع دلائل عقلیہ و نقلیہ تعلیم کرنا شروع کیا اور اس بزرگ کی تعلیم کے موافق اونکے شاگردون نے کتابین تصنیف کرنی شروع کین چنانچہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کم ایک ہزار کتاب خاص دین کے مسائل مین لکہی اور اسی طور پر امام ابو یوسف قاضی نے بہی بہت سے کتابین دین کے بارہمین لکہین اور یہہ لوگ بہت بڑے محدث بہی تہے چنانچہ امام ابو یوسف قاضی کے حال مین لکہا ہے کہ یہہ بزرگ ایک لاکہہ حدیث موضوع یاد رکہتے تہے جب ایک لاکہہ حدیث موضوع اونکو یاد تہی تو حدیث صحیح کا کیا کوی شمار کر سکتا ہے کہ اونکو حدیث صحیح کسقدر یاد ہوگی پس اہل انصاف امام ابو حنیفہ کے علم اور فضل کو انکے شاگردونکے کمال سے سمجہہ سکتے ہین تب ایسی شخص کی تقلید کرنا جسکے شاگردون نے ہزارون کتابین دین کے بارہمین اپنے استاذ کی تعلیم اور اصلاح سے تصنیف کہنی کیا باعث ہی حالانکہ تقلید شخصی سنت خلفاء راشدین ہے پس ایسے شخص پر طعن کرنا اور اوسکے مقلدین کو برا سمجہنا گویا خلفاء اربع اور اونکے مقلدین صحابہ پر طعن کرنا ہے **قولہ** ہر ایک شخص غیر کی تقلید کرنا اور اپنے کو اہل سنت و جماعت کہنا نہایت خلاف عقل ہے کیا یہہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص وہ بہی غیر کی پیروی کرنے والا جماعت صحابہ کی پیروی کرنے والا کہا جاوے **اقول** بجا ہے آپکا یہہ فرمانا بہت درست ہے حضرات شیعہ کا بہی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر یہی اعتراض ہے وہ لوگ بہی یہی بات کہتے ہین کہ باوجودیکہ حضرت صلعم کی بیٹی اور داماد اور نواسی موجود تہے پہر دو شخصون غیر یعنے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے منصب خلافت و امامت کس اختیار سے غصب کر لیا پس جیسا کہ حضرات شیعہ کے کہنے سے حضرت ابو بکر صدیق اور

حضرت عمر فاروق رضو شخص غیر نہین ہوسکتے اسی طور پر اوسکے کہنے سے امام ابوحنیفہ ایک شخص غیر نہین ہوسکتا
غیریت سے اپکی کیا مراد ہے غیریت ذاتی یا زمانی یا دینی اگر غیریت ذاتی مراد ہے تو حضرت ابوبکر صدیق
کی ذات حضرت صلعم کی ذات بابرکات کے غیر ہے پس جن لوگون نے حضرت ابوبکر صدیق کی پیروی
کی اونکا یہہ کہنا کہ ہم حضرت صلعم کی پیروی کرنے والے ہین بقول اپکے نہایت ہی خلاف عقل ہے اور
اگر غیریت سے مراد غیریت زمانی ہے تو بھی یہی اعتراض لازم آتا ہے کیونکہ زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق
اور زمانہ خلافت حضرت عمر فاروق و علیٰ ہذا القیاس زمانہ خلافت حضرت عثمان اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کا حضرت صلعم کے زمانے بعد ہے تب ان لوگونکا جنہون نے ان حضرات کی پیروی کی یہہ کہنا
کہ ہم حضرت صلعم کی پیروی کرنے والے ہین بقول آپکے از حد خلاف عقل ہے اور اگر غیریت سے
مراد غیریت دینی ہے تو یہہ بات لازم آئی کہ دین امام ابوحنیفہ اور باقی مجتہدین کا حضرت صلعم کے
دین یعنے اسلام کے غیر ہے اور اس بات کو سوای بیدین آدمی کے دوسرا نہین بول سکتا پس امام ابوحنیفہ
کی تقلید کر کے اپنے کو اہل سنت و جماعت یعنے متبع اللہ و رسول کہنا بہت ہی موافق عقل ہے جیسا کہ
جماعت صحابہ کا خلفاء اربع کی پیروی کر کے یہہ کہنا کہ ہم لوگ اللہ اور رسول کی پیروی کرنے والے ہین
موافق عقل اور نقل ہے تب مقلدین کا اہل سنت و جماعت ہونا اور تقلید شخصی کا واجب ہونا آپکے
اسی بیان سے لازم آیا فتفکر۔ بعضے حضرات یہہ اعتراض کیا کرتے ہین کہ اگر یہہ لوگ یعنے مقلدین اپنے
کو حضرت صلعم کے پیرو جانتے تو اپنے کو محمدی کہتے مگر یہہ لوگ تو اپنے کو حنفی اور شافعی وغیرہ کہتے ہین
اس سے معلوم کہ یہہ لوگ حضرت صلعم کے پیرو نہین ہین اس کا جواب یہہ ہے اس اعتراض کی مثال
ایسی ہے جیسے کوی شخص زید عمر بکر وغیرہ رجال کو عظیم بادی اور بخاری سمجھے لیکن پوربی اور ہندوستانی
نہ سمجھی یہہ اوسکی خوش فہمی ہے کیونکہ عظیم بادی اور بخاری ہونا مستلزم ہے پوربی اور ہندوستانی
ہونے کو و علیٰ ہذا القیاس مقلد ہونا مستلزم ہے اہل سنت و جماعت ہونے کو اور اہل سنت و
جماعت ہونا مستلزم ہے حضرت صلعم کے پیرو ہونے کو پس حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی ہونا
مستلزم ہے حضرت صلعم کے پیرو ہونے کو ہان البتہ جو شخص ان چار اماموں مین سے کسی کا مقلد نہین
ہے وہ اہل سنت و جماعت نہین ہے اور جو اہل سنت و جماعت نہین وہ حضرت صلعم کا پیرو نہین
ہے **قولہ** پس کلمات دعوی ہی سے تقلید شخصی باطل ہوئی **اقول** واہ واہ ای سبحان اللہ بلکہ لاحول

ولا قوۃ الا باللہ حضور نے شاید اہل سنت والجماعت کے لفظ کو دعوی سمجھ کر کہا تہا یہہ حضور کا خیال باطل تہا قولہ کیونکہ اگر یہہ لقب سچا و صحیح ہے تو تقلید شخصی باطل ہے اقول حضور نے اپنے خیال باطل پر کیا خوب دلیل قایم کی ہے کیا اس لقب کے سچا و صحیح ہونے کو تقلید شخصی کا بطلان لازم ہے ہرگز نہین کیونکہ اس شرطیہ شخصیہ کی نقیض صادق ہے وہ یہہ ہے اس لقب کے سچا و صحیح ہونے کی تقدیر پر تقلید شخصی واجب اور ثابت ہے چنانچہ تفصیل اس اجمال کی کئی مرتبے گذر چکی ہے اب ہم آپسے پوچہتے ہین کہ آنحضرت صلعم اور حضرت صلعم کے اصحاب کے طریقہ پر ہین یا نہین شق ثانی تو شاید آپ نہ اختیار کرینگے اور شق اول پر آپ اہل سنت وجماعت ہوے اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے پس آپکے نزدیک تقلید شخصی واجب ہوئی دوم اگر ہم آپکا یہہ اعتراض مان بہی لین تو یہہ اعتراض فقط اہل سنت وجماعت کے لفظ پر وارد ہوتا ہے نہ دعوی پر لیجئے اب ہم اس لفظ کو دوسرے لفظ سے بدل دیتے ہین اور عنوان دعوی کو اس طور سے بیان کرتے ہین مقلدین کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے تب آپکا یہہ اعتراض اسوقت اپنی سمجھ پر وارد ہوگا نہ ہمارے دعوی پر سوم آپکی اس دلیل کو آپکے دعوی سے کیا خوب مطابقت ہے دعوی یہہ ہے پس کلمات دعوی یہی ہے تقلید شخصی باطل ہوی اور دلیل یہہ ہے کیونکہ اگر یہہ لقب سچا و صحیح ہے تو تقلید شخصی باطل ہے کیا خوب مارے تیری لموان ڈولے خیرآباد واہ حضرت جو دعوی وہی دلیل شاید مصادرہ علی المطلوب بہی آپکے نزدیک جایز ہے قولہ ہملوگون نے اسیواسطے تقلید کے نسبت پہلے اپنے طرفسے کوئی حکم نہین لگایا کہ ان کی زبان سے اسکا بطلان ثابت ہو جائے تو ہمارے کہنے کی کیا ضرورت ہے اقول اولاً بطلان کا ثابت ہونا آپ ہی کے خیال باطل مین سمایا ہے ورنہ باطل ثابت نہین ہوتا ثانیا یہہ کہنا آپکا سراسر غلط ہے کیونکہ آپلوگ تقلید کی نسبت ایک حکم لگا چکے ہین مگر بقول شخصے دروغ گورا حافظہ نباشد کیا آپلوگون نے آپنے دعوی مین یہہ نہین لکہا کہ ہملوگ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے کیا آپلوگون کے نزدیک یہہ کوئی حکم نہین ہے اور انکے اس دعوی پر ایک دلیل بہی قایم کر چکے ہین وہ یہہ ہے کیونکہ شریعت یعنی قران و حدیث مین اسکا ثبوت نہین پایا جاتا کیا آپکے نزدیک تقلید کے بارےمین یہہ کوئی حکم نہ ہوا شاید حضور حکم کے معنے ہی نہین جانتے برین عقل و دانش ببایدگریست قولہ ایت فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون + جو اسطرفسے ہوئی ہے اول مین اوسکی فا ہے جسکا ترجمہ فارسی مین پس اور ہندی مین تب ہے تو اسکے پہلے کوئی کلام ہونا چاہیئے اوسکو مخاطب نے کیون چہوڑ دیا فاسئلو کے معنے ہین تب پوچہ لو تو مسئول عنہ اسکا یعنے کس بات کو پوچہہ لو اس آیت

سے مفہوم ہوتا ہے یا نہین ور اسجگہ اوسکا ذکر ہے یا نہین **اقول** ہم پوچھتے ہین کہ اوسکے پہلے کوئی کلام
سے آپکی کیا مراد ہے مطلق کوئی کلام خواہ اوسکو اپنے مابعد سے کوئی ربط ہو یا نہ یا یہہ مراد ہے کہ
فا کے ماقبل جو کلام واقع ہوتا ہے وہ علت اور سبب ہوتا ہے فا کے مابعد کے لئے صورت اول آپکے دعوی کے
خلاف ہے اوس کلام کا فا کے قبل ہونا اور نہ ہونا دونو مساوی ہین تب لامحالہ صورت ثانی مراد ہوگی یعنے فا
کے ماقبل کا کلام سبب اور علت ہو فا کے مابعد کے لئے لیکن یہ بات صورت مذکورہ مین نہین پائی جاتی اسواسطے
کہ حضرت صلعم کے قبل کے رسولونکا رجال ہونا مشرکین کے سوال کا علت اور سبب نہین ہوسکتا دوم آپکے اس
قیاس کا کبری غلط ہے اسواسطے کہ اوسکا نقیض سالبہ جزءیہ صادق ہے یعنے بعض آیات جنکے اول مین فا ہے
اونکے قبل کوئی ایسا کلام نہین ہے کہ جو فا کے مابعد کا علت وسبب ہو بلکہ بعضے مقام مین تو فا کا مابعد ہی
علت اور سبب ہوتا ہے فا کے ماقبل کا جیسے **اخرج منہا فانک رجیم** اسواسطے کہ فا کا مابعد یہان پر جو لفظ رجیم
ہے وہ علت اور سبب ہے اخرج کا سوم اور بہت سی آیات قران شریف مین موجود ہین کہ جنکے اول مین لفظ فا ہے
لیکن فا کے ماقبل کو فا کے مابعد سے کوئی تعلق نہین ہے جیسے **فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم**
عسیر علی الکافرین غیر یسیر وعلی ہذا القیاس **فمن شاء ذکرہ** یہ تین آیات قران شریف کی ہین جنکے اول مین لفظ فا ہی حالانکہ
ان مقامون مین فا کے ماقبل کو فا کے مابعد سے کوئی تعلق نہین ہے **قولہ** تب مولوی ہدایت اللہ خان صاحب
قرآن اوٹھا لیکر پوری آیت کا ترجمہ پڑہا اور مطلب بیان کیا اوسپر مولوی عبد العزیز صاحب نے یہہ کہا
کہ اہل الذکر کے معنی جو خود بیان کیا ہے یاد والے کس چیز کے یاد والے اوسکو بیان کرنا تھا لفظ یاد والی
سے نکلتا ہے کہ کسیکی خبر کو کسی کتاب کو کسی قول کو یاد رکہنے والے نہ یہہ کہ اپنے تجویز سے اپنے طرف
سے کوئی بات کہنے والے اور امام صاحب کے قول معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے اپنے طرف سے کہا تھا
اور وہ اونکی اپنی بات تہی نہ دوسریکا قول اور دوسرے کی خبر کیونکہ امام نے کہا اترکوا قولی بخبر الرسول
یعنے ہمارا قول حدیث پاکر چہوڑ دو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکی اپنی بات تہی نہ دوسرے کی خبر ورنہ یہہ
کیون کہتے پس امام صاحب یاد والے نہین ہوئے اور انکو اہل الذکر نہین کہہ سکتے اور اس سے وہ دعوی
مقلدین کا باطل ہوا کہ امام صاحب نے سب باتین قران وحدیث سے کہی ہین اگر ایسا ہوتا تو امام صاحب
کا یہہ قول نہ ہوتا **اقول** کسی کی خبر کو کسی کے قول کو کسی کی کتاب کو یاد رکھنا اپنے تجویز سے کہنے
کی منافی نہین ہے ان دونون مین نسبت عموم خصوص من وجہ کی ہے مادہ اجتماع مجتہدین اہل سنت

ہین وہ لوگ اللہ ورسول کے قول کو بہی یاد رکہتے ہین اور اپنی تجویز سے اجتہاد بہی کرتے ہین پس مجتہدین اہل
سنت مین دونو باتین پائی گئین اللہ ورسول کا قول یاد رکہنا اور اپنے تجویز سے اجتہاد کرنا اور مادہ افتراق
جانب سے اوس شخص کے جو دوسرے کے قول کو یاد رکہے اور اپنے تجویز سے اجتہاد نکر سکے جیسے حفاظ قران
و حدیث وہ لوگ اللہ ورسول کے قول کو یاد رکہتے ہین لیکن اپنی تجویز سے اجتہاد نہین کر سکتے پس اون مین
ایک ہی بات پائی گئی اور مادہ افتراق جانب سے اوس شخص کے جو محض اپنی ہی تجویز سے کرے اور اللہ ورسول کا قول یاد نرکہے
جیسے حکما منطق اور طبعی اور ریاضی وغیرہ وہ لوگ اپنے ہی تجویز سے فلسفے مین اجتہاد کیا کرتے ہین لیکن وہ
لوگ اپنے اس اجتہاد مین اللہ ورسول کا قول یاد نہین رکہتے حضور نے مجتہدین اہل سنت کو بہی ایسا ہی سمجہکر فلسفیوں
سمجہ رکہا ہے اجی حضرت ذرا تعصب کی پٹی کہولئے اور انصاف کی انکہو لیسے دیکہیے کہ مجتہدین کے سب اقوال محض
تجویزی ہی ہین یا اونمین اللہ ورسول کے اقوال بہی ہین کبہی کتب فقہ اور اصول کو دیکہا ہے پس آپہی کے بیان سے
ثابت ہوا کہ مجتہدین اہل ذکر ہین کیونکہ آپکے نزدیک اہل ذکر وہ لوگ ہین جو دوسرے کے قول کو یاد رکہین اور
مجتہدین بہی اللہ ورسول کے قول کو یاد رکہنے والے ہین چنانچہ اسبات کو ہم مادہ اجتماع مین بیان کر چکے ہین
پس مجتہدین اہل سنت اہل ذکر ہین دوم امام صاحب کو اہل تجویز اور اجتہاد سمجہکر یہہ کہنا کہ وہ یاد والے نہین
ہین قول بالمتنافیین ہے کیونکہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو جاننا شروط اجتہاد مین سے ہے چنانچہ آپکے ہمذہب
ملا معین صاحب اور اساتت اللبیب نے دراسات مین کتاب اور سنت کو جاننا شروط اجتہاد مین سے لکہا ہے
هذا قولهم الاجتهاد معرفة ست اشياء الكتاب والسنة والاجماع والاختلاف والقياس ولسان العرب اما الكتاب فيحتاج منه
عشرة اشياء الخاص والعام والمطلق والمقيد والمحكم والمتشابه والمجمل والمفسر والناسخ والمنسوخ في الاية واما السنة
فيحتاج الى معرفة مما يتعلق منها بالاحكام دون سائر الاخبار من ذكر الجنة والنار ويحتاج ان يعرف منها ما يعرف من الكتاب
ويزيد معرفة المتواتر والاحاد والمرسل والمسند والمنقطع والصحيح والضعيف ويحتاج الى معرفة ما اجمع عليه
وما اختلف فيه ومعرفة القياس وشروطه وانواعه وكيف استنباط الاحكام ومعرفة لسان العرب فيما يتعلق بما ذكرنا
لتعرف به استنباط الاحكام من اصناف علوم الكتاب والسنة +
حاصل اسکا یہہ ہے کہ اجتہاد ان چہہ چیزونکو بالتفصیل جاننے کا نام ہے یعنے کتاب اللہ کے ایات کو اسطور پر
جانے کہ یہہ آیت خاص ہے اور یہہ عام ہے اور یہہ مطلق ہے اور یہہ مقید ہے اور وہ محکم ہے اور یہہ متشابہ ہے اور
وہ مجمل ہے اور وہ مفسر ہے اور وہ ناسخ اور وہ منسوخ ہے اور حدیث کو بہی اسیطور جانے کہ یہہ حدیث خاص ہے

اور وہ عام ہے اور یہہ مطلق ہے اور وہ مقید ہے اور یہہ محکم ہے اور وہ متشابہ ہے اور وہ مجمل ہے اور وہ مفسر ہے اور یہہ ناسخ ہے اور یہہ منسوخ ہے اور حدیث مین ان باتون کو جاننے کے بعد حدیث کے اصول کو بہی جاننا ضرور ہے یعنے اس امر کو بہی جاننا چاہئی کہ یہہ حدیث متواتر ہے یا احاد یا مرسل ہے یا مسند ہے یا منقطع ہے یا صحیح ہو یا ضعیف ہو یا متروک ہے یا موضوع ہے یعنے مجتہد اگر قران و حدیث کو اس تفصیل سے جانے تب تو مجتہد ہو سکتا ہے ورنہ وہ ہرگز اجتہاد پر قادر نہین ہو سکتا اور اسکو بہی جاننا ضرور ہے کہ کون مسئلہ متفق علیہ ہے اور کون مسئلہ مختلف فیہ ہے اور قیاس کو بہی جاننا چاہئی کہ یہہ قیاس جلی ہے اور وہ خفی ہے اور اوسکے شروط کو بہی جاننا ضرور ہے کہ کون کون شرطین ہون تو قیاس صحیح ہوتا ہے اور کون کون شرطون سے قیاس غیر صحیح ہوتا ہے اور کیفیت استنباط کو جاننا چاہئی کہ کس طور پر احکام استنباط کئے جاتے ہین اور عرب کی زبان کو بہی بخوبی جاننا چاہئی۔ ان سب امور کو جانے تب قران اور حدیث سے احکام استنباط کر سکتا ہے ورنہ نہین ہر مجتہد کو ان امور کا جاننا بالتفصیل ضرور ہے اب ہم کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ مجتہد ہین اور ہر مجتہد ان امور کو بالتفصیل جانتا ہے پس امام ابو حنیفہ بہی ان امور کو بالتفصیل جانتے ہین صغری کی دلیل آپکا یہہ قول ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنی تجویز اور اجتہاد سے کہا تہا اس سے معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ آپکے نزدیک مجتہد ہین اور کبری کی دلیل آپکے ہمذہب صاحب دراسات کا یہہ فرمانا کہ اجتہاد کے لئے ان سب امور کا ہونا ضرور ہے اس تحقیق سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ امام صاحب قران اور حدیث کو اس تفصیل سے یاد رکہنے والے ہین پہر آپکا یہہ فرمانا کہ امام صاحب قران و حدیث کو یاد رکہنے والے نہین ہین افتاب پر خاک ڈالنا ہے اور اپنے منہ سے مصداق اسقول کا ہونا ہے ؂ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؞ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ؞ سوم عـــہ لفظ یاد والے سے کیا یہی سمجہا جاتا ہے کہ دوسرے کے قول یا خبر یا کتاب کے یاد رکہنے والے کو بہی یاد رکہنے والا کہتے ہین کیا اپنے قول یا اپنی خبر یا اپنی تصنیف کی ہوی کتاب کو انسان یاد نہین رکہہ سکتا ـ کیا یہہ حکام لوگ جو مقدمہ اپنے تجویز سے فیصل کرتے ہین تو کیا وہ اپنے تجویز کئے ہوے مقدمہ اور فیصل کو بہول جاتے ہین اور اونکو یہہ امر یاد نہین رہتا کہ فلان مقدمہ ہمنے اپنی رائے اور تجویز سے اسطور پر فیصل کیا تہا کیا آپکو اپنی یہہ تقریرین جو مباحثہ مرشدآباد مین کین وہ آپکو یاد نہین ہین ضرور یاد ہین پہر ایسا کہنا کہ دوسرے ہی کے قول کے یاد رکہنے والیکو یاد رکہنے والا کہتے ہین اور غیر کو نہین یہ ہرگز صحیح نہین ہے پس اپنے قول کو یاد رکہنا اور اپنی تجویز سے کوئی بات کہنی منافی نہین ہے جیسا کہ حضور نے سمجہا ہے چہارم عـــہ اگر

اہل ذکر کے معنے یہی ہین جو آپنے بیان کیئے یعنے کسی کی خبر کو یا کسی کی کتاب یا کسی کے قول کو یاد رکہنے والے تو ضرور
ہے کہ اس سوال کا جواب اوس خبر یا اوس کتاب یا اوس قول مین پایا جائے ورنہ سوال کرنے سے کیا فایدہ
اور اہل ذکر آپکے نزدیک یہود اور نصاری ہین تو ضرور یہود اور نصاری کی کتاب مین اس سوال کا جواب ہونا چاہئے
حالانکہ توریت و انجیل مین اس سوال کا جواب نہین ہے تب ضرور جناب باری تعالی کی مراد اہل ذکر سے اہل
رائے والاجتہاد ہونگے پس آپ ہی کی تقریر سے ثابت ہوا کہ اہل ذکر سے مراد اہل رای والاجتہاد ہین اور وہ نہین
ہین مگر مجتہدین تب امام ابو حنیفہ آپ ہی کے بیان سے اہل ذکر ہوے پنجم ہم پوچہتے ہین کہ اللہ جل شانہ اہل
ذکر ہے یا نہین شق ثانی باطل ہے کیونکہ خداوند کریم خود فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم یعنے تم یاد کرو مجکو
مین یاد کرون تمکو تب ضرور اللہ جل شانہ اہل ذکر ہوا حالانکہ اللہ نے اپنے کتاب مین تمام احکام اپنی رای اور
تجویز سے بیان فرمای ہین اسی طور پر حضرت صلعم بہی اہل ذکر ہین اللہ کی کتاب کو بہی یاد رکہتے تہے اور اپنی تجویز کو
بہی حدیثمین بیان فرماتے تہے وعلی ہذا القیاس مجتہدین اہل سنت اللہ و رسول کے کلام کو بہی یاد رکہتے تہے اور
اپنی رای اور تجویز سے بہی اجتہاد کرتے تہے پس لفظ اہل ذکر اونکو شامل ہے ششم اہل ذکر کا مصداق سواے
اہل رائے والاجتہاد کے دوسرا شخص نہین ہوسکتا کیونکہ پروردگار عالم نے خود مشرکین کے سوال کا جواب
دیا ہے اور اوسکے بعد فرمایا ہے کہ تب پوچہہ لو اہل ذکر سے اگر تم لوگ نہین جانتے اس سے صاف طور سے معلوم
ہوتا ہے کہ اہل ذکر سے مراد اہل رای والاجتہاد ہین ورنہ پروردگار عالم یون فرماتا تب پوچہہ لو اہل کتاب سے
اگر تم نہین جانتے اونکی کتاب مین بہی اس سوال کا جواب موجود ہے جب خداوند کریم نے اہل کتاب نفرمایا تو معلوم
ہوا کہ اہل ذکر سے مراد اہل رائے والاجتہاد ہین عام طور پر خواہ شان نزول آیت کا عام ہو یا خاص اور جواب
عقلی اون سے مطلوب ہے وہ لوگ اپنے عقل سے اس بات کو بیان کرین کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے لیکر
حضرت آدم علیہ السلام تک سب پیغمبر رجال ہی ہوتے آئے ہین پس اہل ذکر سے مراد اہل رائے والاجتہاد ہین
قولہ امام نے فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر الرسول اقول یہہ قول امام کا محمول ہے اون شخص
پر جسکے واسطے قدرت اجتہاد اور استنباط کی ہو دوئم امام ابو حنیفہ نے قران و حدیث سے علم اصول ایجاد
کیا تہا اور اوسی اصول کے موافق اجتہاد کیا کرتے تہے اکثر مسائل مین اپنی رائے سے چند احتمال اپنے شاگردونکے
آگے بیان کیا کرتے تہے اور اپنی رائے بہی اوس مسلہ مین ظاہر کر دیتے تہے اور اون لوگونسے یہہ کہدیتے تہے
کہ تم لوگ بہی اسی اصول کے موافق اجتہاد کرو تب ہر ایک اون مین سے اپنے علم اور عقل کے موافق اوسی

رہوں سے اکثر مسائل مین دلائل تیار کر کے امام سے اصلاح لیا کرتے تہے اور کو کسی مسئلہ مین فروعی باتون مین امام
کا خلاف بہی کیا کرتے تہے چنانچہ اسی قسم کے اکثر مسائل فقہ حنفی مین موجود ہین تب ممکن ہے کہ کسی مسئلہ
مین امام کے شاگردون نے امام سے کہا ہو کہ آپکا یہہ مسئلہ فلان حدیث کے خلاف ہے تب امام نے کمال دیانت
سے یہہ کہا ہو کہ اترکوا قولی بخبر الرسول یعنے میرا یہہ مسئلہ جو آپ لوگونکو اپنے اجتہاد مین اوس حدیث
کے خلاف معلوم ہوتا ہے اوسکو چہوڑ دو اور یہہ حکم امام کا اپنے شاگردون کے لئے تہا اور یہہ بات ظاہر ہے کہ
وہ لوگ مجتہد فی المذہب تہے یعنے امام کے اصول کے موافق جزیات مسائل مین اجتہاد کیا کرتے تہے تب یہہ
حکم اونہین لوگونکو تہا جو اجتہاد کیا کرتے تہے نہ سب مقلدین کو سوم یہہ بات ایکہی قول کی نسبت ہو سکتی ہے
نہ سب اقوال کی نسبت کیونکہ قول مصدر مضاف ہے طرف یائے ضمیر متکلم کے مطلب یہہ ہوا کہ چہوڑ دو تملوگ میرا یہہ قول
حدیث کے مقابلہ مین نہ کل اقوال چہارم اسقول سے تو تقلید شخصی امام ابو حنیفہ کی ثابت ہوتی نہ باطل اسواسطے کہ
جب امام نے یہہ کہا کہ میرا قول حدیث کے مقابلہ مین چہوڑ دو تو معلوم ہوا کہ امام کے لوگ مقلد اور حکم ماننے والے تہے
جنکو امام صاحب نے فرمایا کہ میرا حکم حدیث کے مقابلہ مین چہوڑ دو اور اگر اونکی تقلید کوئی نکرتا تو اس قول کا کیا فایدہ تہا
پہر اسقول سے تقلید شخصی امام کی ثابت ہے نہ باطل **قولہ** اس سے وہ دعوی مقلدین کا باطل ہوا کہ امام صاحب نے
سب باتین قران و حدیث سے کہے ہین اگر ایسا ہوتا تو امام کا یون قول نہوتا **اقول** واحضرت انصاف کی انکہ سے دیکہئے
اور تعصب کی انکہ کہولئے امام کے اس قول سے مقلدین کا وہ دعوی ثابت ہوا نہ باطل کیونکہ جب امام نے اوس قول کی
نسبت جو حدیث کے خلاف تہا یہہ فرمایا کہ میرا قول حدیث کے مقابلہ مین چہوڑ دو تو معلوم ہوا کہ امام کے باقی سب اقوال
قران و حدیث کے موافق ہین ورنہ اونکے نسبت بہی کچہہ فرماتے **قولہ** جسوقت یہہ آیت اوتری تہی اوسوقت کوئی اہل
ذکر تہا یا نہین اگر تہا تو اوسکو چہوڑ کر دوسرے کو اوسکی جگہ قایم کرنے کی کیا وجہ **اقول** ہم پوچہتے ہین کہ جب یہہ آیت
اوتری کہ یا ایہا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم الا یتہ تو اوسوقت انسان
کا کوئی فرقہ روئے زمین پر تہا یا نہین اگر تہا تو اوسکو چہوڑ کر اس زمانے کے مسلمانون پر یہہ حکم قایم کرنے کی کیا وجہ
عبادت کا حکم تو خداوند کریم نے اونلوگونکے واسطے فرمایا تہا اب آپ لوگ کیون عبادت کرتے ہین **قولہ** ان
کنتم لا تعلمون یعنی اگر تم نہین جانتے ہو کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جانتے ہو تو مت پوچہو **اقول** یہہ سب
صحیح اور درست جس چیز کو انسان جانتا ہو اوسکا پوچہنا تحصیل حاصل ہے **قولہ** اس سے ثابت ہوا کہ خدا اور رسول
کا علم یعنے قران و حدیث کے جانتے ہوئے مت پوچہو **اقول** جو شخص قران و حدیث کو بخوبی نہین جانتا اوسکو

عالمونسے پوچھنا بھت ضرورہے ورنہ وہ شخص دین ہرگز نھین سیکہ سکتا اور پوچھنے کے بعد ماننا اوس پر واجب ہے ورنہ دین اوسکا کھیل ہو جائیگا **قولہ** پوچھنے کے معنے تقلید کرنا یعنے بیدلیل مان لو کیونکر ہوے بلکہ یھہ ہوسکتا ہے کہ دلیل پوچھو لیئے بیدلیل پوچھے ہوے مت مانو پس تقلید اس آیت سے باطل ہوی نہ ثابت **اقول ان کنتم لا تعلمون** کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ یھہ حکم جناب باریکا اونلوگونکو ہے جو نھین جانتے پس درصورۃ نجاننے کے پوچھنا اہل علم سے ضرور ہوا اور درصورت پوچھنے کے ماننا واجب ورنہ پوچھنے سے کیا فایدہ اور تقلید کے یہی معنے ہین کہ جس سے پوچھے اوسکے حکم بتاے ہوئے کو مانے پس تقلید اس آیت سے ثابت ہوئی نہ باطل **قولہ** بیدلیل پوچھے ہوئے مت مانو **اقول** یھہ حکم جناب باریکا مشرکین عرب کے واسطے صادر ہوا تھا یعنے تملوگ اگر اسبات کو نھین جانتے کہ نبی سب مرد ہوا کرتے ہین تو اہل ذکر سے پوچھہ لو پس یھہ حکم جناب باریکا اونلوگونکو نفس حکم پوچھنے کو ہوا تھا نہ دلیل پوچھنے کو ہتم آپسے پوچھتے ہین کہ نبی کیون مرد ہوتے ہین فرشتے کیون نھین ہوتے ہین آپ اسکی دلیل بتائیے عوام کو تو آپ تعلیم کرتے ہین کہ بیدلیل پوچھے ہوے مت مانو اب ہمنے آپسے یھہ مسئلہ پوچھا ہے اسکی دلیل عقلی اور نقلی دونو بتائیے دوم قران و حدیث مین جو باتین پائی جاتین ہین اونکو جب عوام لوگ علما سے پوچھین گے تو اونکی دلیل بہی بقول آپکے اونسے پوچھنا بھت ضرور ہے اب آپ بتائیے کہ نمازین ہر دن رات مین پانچہ ۵ کیون ہوین اور روزہ رمضان کا انتیس ۲۹ یا تیس ۳۰ کیون ہوا اور زکات سال مین ایک مرتبہ کیون ہوے اور حج عمر بہر مین ایک دفعہ کیون ہوا **قولہ** علاوہ ان سب کے اگر مان بہی لیوین تو امام صاحب سے پوچھنا کیونکر ممکن ہے کیا اللہ نے حکم کیا ہے کہ پوچھو اوس شخص سے جو ساڑہے گیارہ سو برس پہلے انتقال کرچکا ہے ایسی بات کوئی عقلمند نہین کہہ سکتا **اقول** ای سبحان اللہ حضرت آپکے اس مھمل اعتراض کا جواب تو قران شریف ہی سے نکلتا ہے اگر آپکو ذری بہی عقل ہوتے تو ایسا پوچ اعتراض نکرتے **قال اللہ تعالی واذا تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ ورسول** اب ہم پوچھتے ہین کہ رسول صلعم نے تو قریب چودہ سو برس کے ہوتا ہے کہ انتقال فرمایا ہے اور اللہ جل شانہ سے دنیا مین ملاقات محال ہے تب مسائل متنازعہ مین اللہ ورسول کی طرف رجوع کرنا کیونکر ممکن ہوسکتا ہے اس کا جواب آپ یہی دیجیگا کہ اللہ ورسول کی کتاب موجود ہے اوس کی طرف رجوع کرین گے یعنے قران و حدیث مین اوس مسئلہ کو دیکھین گے اسی طور پر ہم بہی کہین گے کہ امام ابوحنیفہ اگرچہ ساڑہے گیارہ بر سو برس پہلے انتقال کرچکے ہین لیکن اونکے شاگردون کی کتابین جنمین امام کے سب مسائل اور اقوال لکہے ہوئے موجود ہین تمام عالم مین بنقل تواتر پائی جاتی ہین اور سب مسایل دین کی اون کتابون مین

ہوئے تفصیل اور وضاحت سے لکھے ہوئے ہین پس امام ابو حنیفہؒ سے بعد انتقال اونکے مسائل پوچھنا خلاف عقل
نہین ہے **قولہ** پورے مضمون آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حکم اون لوگونکے حق مین صادر ہوا تھا جو پیغمبر
کی رسالت کا انکار کرتے تہے کیونکہ پورا مضمون آیت کا یہہ ہے نہین بہیجا مین نے اوس سے پہلے رسول مگر مردون
کو کہ وحی بہیجتے تہے ہم طرف اونکے پس پوچھلو یاد والے سے اگر تم نہین جانتے ہو یعنے جب کفار مکہ نے کہا
کہ یہہ محمد صاحب صلعم تو آدمی ہین پیغمبر کیونکر ہوے تب یہہ آیت اوتری جیساکہ ہمارے مخاطبین نے خود کہا
اقول اسمقام مین دو حکم ہین ایک حکم صریح ہے اور حکم ضمنی ہے حکم صریح مشرکین مکہ کو ہوا تھا کہ تم لوگ
پوچھو اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو اور حکم ضمنی اہل ذکر کو ہوا کہ بتاو جو تم سے پوچھے پس حکم سوال کرنے
کا مشرکین مکہ کے حق مین صادر ہوا ہے اور حکم بتانے کا اہل ذکر کے حق مین صادر ہوا ہے دوسرے قران شریف
کے سب احکام ایک ایک واقعہ خاص مین نازل ہوی تہے اون احکام کو اونہین واقعات پر بند کرنا قران شریف
کی تحریف کرنا ہے نماز روزہ وغیرہ کے احکام ایک زمانے مین خاص عرب کے لوگونکے واسطے نازل ہوی تہی
اگر اون احکام کو اونہین لوگون کے ساتھہ خاص کیا جاوے تو بیشک قران شریف کی تحریف لازم آوےگی
اور اس خصوصیت کا کوئی مسلمان قائل نہین ہے سوم پوری آیت قران شریف کی یہہ ہے وما ارسلنا
من قبلک الا رجالا نوحی الیہم فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ترجمہ صحیح اس
آیت کا یہہ ہے اور نہین بہیجا ہمنے قبل تیرے مردون کو وحی بہیجتے تہے ہم طرف اونکے تب پوچھہ لو اہل ذکر سے
اگر تم نہین جانتے حضور نے کس ضمیر خطاب کو ضمیر غائب سمجھکر معنے آیت کے یہہ بیان فرمائے کہ نہین
بہیجا مینے اوس سے پہلے رسول مگر مردون کو کس کے پہلے جناب اوسکو بیان فرمائے اس مقام پر تو خداوند کریم
نے خطاب حضرت صلعم کو فرمایا تھا اور پہلے رسول آیت کے کس لفظ سے مفہوم ہوتے ہین اوسکو بہی بیان
فرمایئے **قولہ** علاوہ برین اس مطلب کے ثبوت مین یہہ سیل صاحب کا انگریزی ترجمہ بہ نشان صفحہ وسطر
حاضر ہے ناظرین نے لیکر دیکہا **اقول** کیا خوب سیل صاحب کے ترجمہ کی گرم کہی ادہر سے تو مقلدین
نے قران و حدیث اپنے دعوی کے ثبوت مین پیش کیا ہے اور اودہر سے جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہین
ایک ایک انگریز کا قول قران و حدیث کے مقابلہ مین دکہاتے ہین مقلدین نے جو آیات قران اور احادیث
اپنے دعوی کے ثبوت مین پیش کئے اونکو تو آپنے اپنے خیال خام مین تقریرات عقلیہ سے اوڑا دیا اور اپنے
طرف سے سوائے سیل صاحب کے ترجمہ کے کوئی آیت یا حدیث تقلید کے بطلان مین پیش نکر سکے واہ حضرت

آپکا اہل حدیث ہونا اہل انصاف پر ظاہر ہوگیا اسی حدیث کے آپ اہل ہین حضرت صلعم کی حدیث کے اہل
آپ ہرگز نہین ہوسکتے سیل کا ترجمہ آپ پیش کرتے ہین اوس بیچارے کو اور اوسکے ترجمہ کو کون پوچھتا ہے آپلوگ
اہل حدیث اوسکو مان کر خوشی سے عمل کرین مگر اہل سنت تو اوسکو نہین مان سکتے اون کے لیئے تفاسیر معتبرہ
قران کے ترجمے کافی ہین اگر آپکو سیل صاحب کی تقلید کرنا منظور ہے تو سب باتین سیل صاحب کی تسلیم
کیجیے سیل تو اسبات کا بہی قائل ہے کہ محمد صلعم نے قران بنایا ہے اور یہہ بہی اوسکا قول ہے کہ محمد صلعم پیغمبر
نہین ہین اور وہ یہہ بہی کہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام خدا کا بیٹا ہے وغیر ذلک من الخرافات پس
ایسے شخص کا ترجمہ جسکا یہہ اعتقاد ہے قابل سند نہین ہوسکتا **قولہ** پہر اس آیت کا مخاطب اپنے کو
سمجہنا گویا اپنے کو منکر رسالت سمجہنا ہے **اقول** ہملوگ اپنے کو اہل ذکر اور مجیب اس سوال کا سمجہتے ہین
چنانچہ یہہ بات استدلال آیت سے صاف ظاہر ہے ہملوگونکا دعوی یہہ ہے کہ تقلید شخصی واجب ہے
اور آپ لوگ ہمارے اس دعوی کو نہین مانتے جیساکہ مشرکین کو خداوند کریم نے حضرت صلعم کی زبانی
فرمایا کہ پیغمبر سب مرد ہی ہوا کیئے اور اونہون نے اسقول کو نمانا تب جناب باری نے فرمایا کہ پوچہہ لو اہل
ذکر سے اگر تم نہین جانتے اسی طور پر جب آپلوگون نے ہمارے اس دعوے کو نمانا تب ہملوگون نے یہہ
آیت اپنے دعوے کے ثبوت مین پیش کی جیساکہ پروردگار عالم نے مشرکین کے نماننے کی حالت مین یہی آیت
ارشاد فرمائی تہی پس آپ اور مشرکین عرب نماننے اور اس آیت کے مخاطب ہونے مین دونو برابر اور شریک
ہین اور یہہ امر ظاہر ہے کہ مشرکین عرب تو منکر رسالت تھے پس آپ بہی اونکے ساتھ ملکر اس امر مین منکر
رسالت ہوے **قولہ** مولوی ہدایت اللہ خان صاحب کا یہہ کہنا کہ دو شخص کے قول پر عمل نہین ہوسکتا
محض لغو ہے دو شخص مخالف کے قول پر عمل ایک وقت مین ایکہی مسئلہ مین نہین ہوسکتا دو مسئلہ مین یا دو
وقتو مین ایکہی مسلہ مین کیون نہین ہوسکتا **اقول** دو شخص کے قول پر عمل دو وقتون مین بہی نہین ہوسکتا
وجہ اسکی یہہ ہے کہ دو شخص جب کسی مسلہ مین مخالف ہونگے تو ضرور ہر ایک دوسریکے قول کو باطل اور اپنے قول
کو حق سمجہیگا اور جو شخص اون مین سے ایک کی قول پر عمل کریگا تو ضرور اوس شخص کے اوس قول کو حق اور
دوسریکے اوس قول کو باطل سمجہیگا ورنہ اوس پر عمل کرنے کی کیا وجہ مثلاً امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسح ربع سر
فرض ہے اور امام شافعی کے نزدیک تین بال کا اندازہ فرض ہے جب امام ابو حنیفہ کے اس قول پر کسی شخص
نے عمل کیا تو ضرور امام شافعی کے اس قول کو باطل سمجہیگا پہر اگر وہی شخص اوسی مسلہ مین دوسرے وقت

مین امام شافعی کے قول پر عمل کرے تو ضرور امام ابو حنیفہ کے قول کو جسپر اول مرتبہ عمل کر چکا ہے باطل سمجھیگا کیونکہ اوس سے رجوع کرتا ہے اور کسی قول سے رجوع کرنا بغیر اوسکے باطل سمجھنے کے ممکن نہین اور امام ابو حنیفہ کے اوس قول کو جب باطل سمجھیگا تو ضرور اوس عمل کو جو امام ابو حنیفہ کے اوس قول پر کر چکا ہے باطل سمجھیگا کیونکہ اس شخص کے اوس عمل کی بنا تو اوسی قول پر تھی جب اوس قول کو باطل سمجھیگا تو ضرور وہ عمل اوسکا باطل ہوگا حاصل اسکا یہہ ہے کہ دو شخصون کے قول پر دو وقتون مین بھی عمل کرنا مستلزم ہے بطلان عمل کو اور اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ **ولا تبطلوا اعمالکم** یعنی مت باطل کرو تم اپنے اعمال کو تب ضرور ہوا کہ ہر ایک شخص ایک ہی مجتہد کے قول پر عمل کرے اور یہی تقلید شخصی ہے تقلید شخصی کی ثبوت مین مقلدین نے ایک دلیل یہ پیش کی تھی اتبعوا السواد الاعظم الحدیث سے بھی تقلید ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تابعداری کرو تم لوگ بڑی جماعت کی اور مقلدین کی جماعت تمام فرقہ اسلام سے یعنی شیعہ خارجی معتزلی وہابی وغیرہ سے بڑی ہے پس بمقتضائے اس حدیث کے مقلدین کی جماعت کی پیروی اون سب چھوٹے چھوٹے جماعتون پر واجب ہے **قولہ** اس حدیث کا راوی ابو خلف اعمی ہے اور اوسکو متروک اور کاذب لکھا ہے **اقول** ابو خلف اعمی کو کاذب کسنی لکھا ہے اوسکو بیان کرنا چاہیے تھا بدون اوسکے یہہ جرح مبہم ہے قابل التفات کے نہین ہو سکتی **قولہ** جسوقت پیغمبر نے یہہ فرمایا تھا اوسوقت کوئی بڑا گروہ تھا یا نہین ضرور کہنا ہوگا کہ صحابہ کی جماعت عظیمہ موجود تھی پھر اوس جماعت کی پیروی چھوڑ کر ایک شخص غیر کی جو اسّی برس پیچھے پیدا ہوا تقلید کرنا صریح حکم پیغمبر کے خلاف ہے **اقول** جسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی اوسوقت کوئی بڑا گروہ تھا اسواسطے بڑا گروہ بہ نسبت چھوٹے گروہ کے کہا جاتا ہے اوسوقت کوئی چھوٹا گروہ ایسا کہ حکم پیغمبر کا نہ مانتا ہو نہ تھا ورنہ یہ بات لازم آویگی کہ بعضے صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہین مانتے تھے اور بعضے مانتے تھے اور جو صحابہ حکم مانتے تھے وہ لوگ بہت بڑے گروہ تھے اور جو صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہین مانتے تھے وہ لوگ چھوٹا گروہ تھے حالانکہ ایسا نہین ہے تب یہہ قول حضرت صلعم کا بطور پیشین گوئی کے تھا جیسے اور معجزات حضرت صلعم کے تھے ویسا ہی ایک معجزہ یہہ بھی تھا حضرت صلعم کو معلوم تھا کہ میری امت مین بہت فرقے ہو جاوینگے چنانچہ یہہ مضمون اکثر حدیثون مین موجود ہے اور اختلاف اس امت مین حضرت عثمان کی خلافت مین شروع ہو گیا تھا چنانچہ حضرت عثمان کی شہادت کی وجہ بھی یہی اختلاف ہی ہوئی تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت مین خارجیون نے خروج کیا بعد ایک زمانہ کے حضرت زید شہید سے روافض نے کنارہ اختیار کیا اسی طور پر معتزلہ اور مجسمہ اور قدریہ اور مرجیہ وغیرہ وغیرہ اوس جماعت کبیرہ سے ہر زمانے مین جدا ہوتے رہے اور اوس جماعت کبیرہ کا نام اہل سنت

وجماعت ہے اور یہہ لوگ مقلدین ہین اور صحابہ کی پیروی کرنے والے بہی یہی لوگ ہین اور امام ابوحنیفہ
کی پیروی ویسی ہے جیسے پیروی صحابہ کبار حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کی پس امام ابوحنیفہ کی پیروی پیروی ایک شخص غیر کی نہو ئی اور اسبا کو ہم بہت بڑی تفصیل سے لکہہ چکی
ہین **قولہ** حسب قول مولوی عبدالحق مناظر کے جو اس کتاب مین اونکی ہے کہ صحیح بخاری کو سارے اہل اسلام نے
قبول کیا اور نوے ہزار علما نے اوسکو مصنف سے پڑہا مولوی عبدالحق کی وہ کتاب نکال کر دکھائی صحیح بخاری
کو چہوڑ کر امام ابوحنیفہ کی تقلید کرنا سواد اعظم کے خلاف کرنا ہے **اقول** اول تو اس تقدیر پر امام بخاری
کی تقلید شخصی ثابت ہوتی ہے تمام اہل اسلام کا صحیح بخاری کو قبول کرنا ایسا ہی ہے جیسا تمام اہل اسلام کا
امام ابوحنیفہ کو قبول کرنا ہے ہزارون عالمون نے صحیح بخاری کو مصنف سے پڑہا ہے اور امام ابوحنیفہ سے تمام اہل اسلام
نے علم اصول اور فقہ تعلیم پایا ہے اونکے شاگردون نے ہزارون کتابین مثل صحیح بخاری کے علم حدیث اور فقہ مین
لکہی ہین جنکو کڑورون علما نے امام ابوحنیفہ اور اونکے شاگردون سے پڑہا ہے پس اون کتابون کو چہوڑ کر صحیح
بخاری کی تقلید کرنا سواد اعظم کے خلاف کرنا ہے امام ابوحنیفہ کی تقلید کرنے والے ہر ایک شہر مین نوے ہزار سے کہین
زیادہ ہین اور تمام اہل اسلام کے شہرون کو خیال فرمائے کہ امام ابوحنیفہ کے پیرو زیادہ ہین یا امام بخاری
کے انصاف کو مت چہوڑئی پس امام ابوحنیفہ کو چہوڑ کر صحیح بخاری کی تقلید کرنا سواد اعظم کے خلاف کرنا ہے **قولہ**
بڑی گروہ سے مراد اگر یہی ہے جو اوس طرف سے بیان کیا گیا ہے تو قران کے خلاف ہے کیونکہ قران مین ہے
الذین امنوا وعملوا الصلحات وقلیل ما ھم جسکا مطلب یہہ ہوا ایمان والے نیکوکار تہوڑے ہین
اور دوسری آیت مین ہے **وقلیل من عبادی الشکور** یعنے بندے شکر گذار تہوڑے ہین جسکے ثبوت مین جسکا
کا ترجمہ حاضر ہے **اقول** قران کے معنے مطلب بہی آپ خوب سمجہتے ہین اسمین کیا تعجب ہے دنیا مین کفار کی تعداد
کہین مسلمانون سے زیادہ ہے پہر مسلمانون کو قلیل فرمانا کیا تعجب کی بات ہے اور دوسری آیت مین خداوند کریم
نے فرمایا ہے کہ شکر گذار بندے تہوڑے ہین شکر گذار ہونا اور چیز ہے اور مسلمان ہونا اور چیز ہے ممکن ہے کہ بندہ
مسلمان ہو اور اللہ جل شانہ کا شکر گذار نہو جیسے اس زمانے کے اکثر مسلمان لوگ وہ سب مسلمان تو ہین لیکن
شکر گذار بہت ہی کم ہین **قولہ** بڑی گروہ کے معنے حسب بیان اوس طرف کے اگر یہی ہون کہ جہان جسطرف
آدمی زیادہ پائے جاوین اوسطرف ہو جاوے تو بنا بر اسکے انسان دہلی مین رہے تو سنی رہے اور لکہنو مین
آوے تو شیعہ ہو جاوے کیونکہ وہان شیعہ زیادہ ہین ایسا ہی مرشد آباد مین اگر شیعہ ہو جاوے کیونکہ یہان

شیعونکی جماعت بڑی ہے اگر بڑی گروہ کا مطلب یہی ہے جو اوسطرف سے بیان کیا گیا ہے تو حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنا درست ہو جاوے کیونکہ یزید کی طرفسے بہت لوگ تھے اور اونکے طرف تہوڑے اقول لکہنو اور مرشد آباد مین شیعونکا زیادہ ہونا اسبات کو مستلزم نہین ہے کہ تمام روی زمین پر شیعونکی جماعت سنیونکی جماعت سے زیادہ ہے اور بڑے جماعت بہ نسبت افراد مسلمانونکی کہی جاتی ہے بہ نسبت مقامات مسلمانون کی پس لکہنو اور مرشد آباد مین شیعون کی اگرچہ اہل سنت سے کسی قدر تعداد زیادہ ہے لیکن تمام روی زمین کی شیعہ تمام اہل سنت سے زیادہ نہین ہین بلکہ تمام روے زمین کی شیعہ اہل سنت کی عشر عشیر بہی نہین ہوسکتی اور اسی طور پر خارجی وہابی معتزلی وغیرہ سب اہل سنت سے بہت ہی کم ہین اور اون سبہونکو یہہ حکم ہے کہ تم پیروی کرو سواد اعظم کی اور امام حسین علیہ السلام و یزید ایک ہی جماعت کے افراد تہے لیکن یزید نے امام حسین علیہ السلام کو ظلماً شہید کروا ڈالا اس سے یہہ بات لازم نہین آتی کہ وہ لوگ دو گروہ تہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا درست ہونا یا نہ درست ہونا اسکو جماعت کی کثرت اور قلت سے کوئی تعلق نہین ہے اوسکی بنا ظلم پر ہے قولہ تیسری دلیل اوس طرف سے آیت لاتفسدوا فی الارض پیش ہوی ہے جسکا مطلب اسی قدر ہے کہ مت فساد کرو زمین مین اسکو ترک تقلید سے کیا تعلق ہے اقول اس آیت سے ترک تقلید کی حرمت ثابت ہوتی ہے اسواسطے کہ ترک تقلید کے معنے یہہ ہین کہ مجتہد کے قول کو نماننا اول تو مجتہد کے قول کو نماننا حرام ہے بوجہ اسکے کہ خداوندکریم اوسکی تابعداری کا حکم فرماتاہی چنانچہ تفصیل اسکی گذر چکی ہے دوسرے تقلید کو چہوڑ کر آزاد ہونا اور مجتہدین پر طرح طرح کے طعن اور اعتراض کرنا موجب فساد ہے اسی وجہ سے مسلمانونمین حسد اور نفاق پیدا ہوتا ہے جسکے سبب سے اون لوگونکو مسلمانون نے اپنے اپنے مساجد سے نکال دیا ہے اور اہل سنت و جماعت مین انکو نہین شمار کرتے پس ترک تقلید مستلزم ہے فساد کو اور جو چیز مستلزم فساد کو ہو اوس سے خداوندکریم منع فرماتا ہے اور جس چیز سے خداوندکریم منع فرماوے وہ چیز حرام ہوتی ہے پس ترک تقلید حرام ہے قولہ یہہ تقریر جناب شمس العلماء زبدہ مولانا ہدایت اللہ خان صاحب کی کہ اگر یہہ لوگ غیر مقلدین تقلید کو واجب نہین جانتے تو ضرور جایز جانتے ہونگے اور امر جایز اگر موجب فساد ہو تو اوسکا ترک ضرور ہے مین کہتا ہون کہ درمیان عدم قول الوجوب اور قول بالجواز کے لزوم سمجہنا اسکا جواب سوای اسکی کہ مین جناب مولانا کے علم و فضل و معقولی ... دانی ... اور کچہ نہین کہہ سکتا مین نے تو تقلید کی نسبت اپنے طرف سے کوئی حکم نہین لگایا اس

لئے کہ اونکے بیان اور دلایل سے خود اسکا بطلان اور حرمت اگر نکل آوے تو میرے کہنے کی کیا ضرورت اقول
اول تو اسکا جواب ہم تعیین دعوی غیر مقلدین مین دیچکے ہین مگر تھوڑا سا بیان اوسکا بسبب تشفی سائل کے یہان بھی کیا جاتا ہے
جب آپلوگ تقلید کو واجب نہین جانتے تو جایز جانتے ہین یا جایز اور عدم جایز دونون کہتے ہین یا جایز اور عدم جایز دونو نہین کہتے اگر
مطلب آپکا یہ ہے کہ تقلید شخصی نہ جایز ہے اور عدم جایز ہے تو ارتفاع نقیضین لازم آتا ہے اور وہ عقلاً
محال ہے تب ضرور ان دونون شقون مین سے ایک شق آپ کی مراد ہوگی اور اگر یہ شق مراد ہے کہ تقلید شخصی
جایز ہے تو ایک امر جایز موجب فساد ہوا اور جو امر جایز موجب فساد ہو ترک اوسکا واجب ہوتا ہے پس
ترک تقلید شخصی کا واجب ہوا اور وہ بعینہ قول بالوجوب ہے اور اگر یہ شق مراد ہے کہ تقلید جایز نہین ہے تو یہہ آپکا دعوی ہوا اسکی
دلیل قایم کرنا چاہیے ورنہ دعوی بلا دلیل قابل سماعت نہین ہوسکتا قولہ اس آیت مین لفظ بعد اصلاحہا
مخاطب نے نہین معلوم کیون چھوڑ دیا جسکا مطلب یہہ ہے کہ بعد درست ہو جانے زمین کے اوسمین فساد مت
کرو یعنے بعد ٹہیک ہو جانیکے مت بگاڑو تو مین کہتا ہون کہ بنا بر اس آیت کے ٹہیک اور درست ہو جانیکا
زمین کے ایک زمانہ معین ہونا چاہیے جسکے بعد بگاڑنا ناجایز ٹہیرے پس مین پوچھتا ہون کہ زمانہ رسالت
و زمانہ صحابہ مین زمین ٹہیک و درست ہوچکی تہی یا نہین ٹہیک و درست نہ ہونا اوس زمانے مین تو کوئی مسلمان
نہین کہہ سکتا پس اوس درستگی کو اول کسنے بگاڑا دیکہنا چاہیے کہ کارخانہ دین اوس وقت کسطرح تھا اور
پھر بدلا یا نہین اور کسنی بدلا پس واضح ہو کہ پیغمبر نے مثلاً وضو کرنا لوگون کو سکہایا اور تیس برس تک ہر روز پانچ
دفعہ وضو کر کے بتایا ہزارون لاکہون آدمی سے اپنے سامنے وضو کرا کر طریقہ وضو کو ٹہیک کیا پہر مدت دراز
تک ہزارون لاکہون اونکے اصحاب و یار اوسی طرح وضو کرتے رہے اور لوگونکو بتاتے رہے کہ پہلے گٹون
تک ہاتھ دہوتے پہر کلی کرتے ناک مین پانی دیتے پہر منہ دہوتے پہر ہاتہہ کہنیون تک دہوتے پہر سارے
کا مسح کرتے پہر دونو پیر دہوتے امام ابو حنیفہ نے جو اسّی برس پیچھے پیدا ہوے یہہ بات نکالی کہ پیغمبر نے
جسطرح سے وضو کیا اور لوگون کو بتایا اوسطرح ضرور نہین بلکہ صرف منہ دہونا اور ہاتھ دہونا کہنیون تک
اور چوتھائی سر کا مسح اور پیر دہونا اور وہ بہی ایکہی دفعہ یعنے لگاتار دہونا ضرور نہین بلکہ پہلے منہ دہولین
اور کہنہ بعد ہاتھ دہووین اور اسی طرح مسح سر اور پیر دہونا کافی ہے یا پہلے پیر دہووین پیچھے منہ دہووین
اسی طرح نماز مین بہی بتایا کہ جس طرح پیغمبر نے نماز پڑہی اور بتائی ہے ضرور نہین بلکہ چند باتین اسمین سے
کر لینا کافی ہے خود مولوی عبد الحق نے کہا ہے کہ قران مین بہی کہ شراب حرام اور حدیث مین ہے کہ ہر چیز

نشہ والی حرام ہے امام ابو حنیفہ نے اسکی بس پیچہی اگر یہہ کہا کہ صرف چار قسم کی شراب حرام ہے برانڈی شوق سے پیو پوٹ شوق سے پیو جسکے لئے ہمکو ثبوت دینا ضرور نہین ہدایہ کا ترجمہ انگریزی ہمارے نالشون کے پاس موجود ہے اگر یہہ لوگ انکار کرین تو وہ لوگ دیکہہ سکتے ہین غرض امام ابو حنیفہ نے جمیع امور دینیہ مین ضروری و غیر ضروری نکالکر عنوان سابق کو بدلدیا اور ہر عبادت کی تقسیم چار حصون پر کردی فرض واجب مستحب مستحب حالانکہ یہہ تقسیم زمانہ رسالت مین اور صحابہ مین نہ تہی پس کار بار عبادت کو بعد درست ہونے کے کسنی لگا کر ہمارا مخاطبین معترزین اسکو بتاوین کہ امام ابو حنیفہ نے کس اختیار سے اپنی رائے لگا کر ارکان عبادت کی تقسیم چار پر کردی اور خود اپنے ہی قول سے وہ کیون مورد اس آیت کے ہونگے اقول حاصل انکی اس تقریر طویل کا یہہ ہے کہ دین مین اجتہاد کرنا فساد ہے اور بعد حضرت صلعم کے امام ابو حنیفہ ہی نے فساد یعنے اجتہاد کیا ہے اور یہہ دونو باتین سراسر غلط ہین دین کے امور مین کوئی ایسی بات جسکی ممانعت حضرت صلعم سے ثابت نہین ہے بڑہانا موجب فساد نہین ہو سکتا حضرت صلعم کے زمانہ مین قران شریف جمع نہ تہا حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عمر فاروق کے مزید اصرار سے قران شریف کو جمع کیا۔ حدیث حضرت صلعم اور صحابہ حضرت صلعم کے زمانہ مین جمع نہ تہی محدثین نے اپنے کوشش بلیغ کر اوسکو جمع کیا حضرت صلعم کے زمانے مین تراویح کی نماز ہمیشہ جماعت کے ساتہہ نہین ہوا کرتے تہے حضرت عمر فاروق نے اپنے رائے سے اوسکو جاری کیا حضرت صلعم کے زمانہ مین جمعہ کے روز اذان ایکہی ہوا کرتی تہی حضرت عثمان ذی النورین نے دوسری اذان کا حکم دیا حضرت صلعم کے زمانے مین جمعہ اور عیدین کی نماز شہر کی ایکہی مسجد مین ہوا کرتی تہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شہر کے سب مسجدون مین نماز مذکور کا حکم دیا اگر دین مین کوئی ایسی بات بڑہانا جسکی ممانعت حضرت صلعم سے ثابت نہین اور اوسمین دین کا نفع ہے موجب فساد ہو تو لازم آتی ہے یہہ بات کہ حضرت ابا بکر صدیق کا قران جمع کرنا اور حضرات محدثین کا حدیث جمع کرنا اور حضرت عمر فاروق کا نماز تراویح کو ہمیشہ جماعت کے ساتہہ پڑہنے کا حکم دینا اور حضرت عثمان ذی النورین کا دوسری اذان جاری کرنا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شہر کے سب مسجدون مین نماز جمعہ و عیدین کا حکم دینا بقول آپکے یہہ امور موجب فساد ہین حالانکہ ان سب امور کو کوئی مسلمان موجب فساد نہین کہہ سکتا مگر فرقہ ضالہ اور یہہ بات ظاہر ہے کہ ان حضرات نے یہہ سب امور اپنے رائے اور اجتہاد سے کیے تہے پس دین مین کوئی ایسی بات پیدا کرنا جسکی ممانعت حضرت صلعم سے ثابت نہین اور اوسمین مسلمانونکا نفع ہے سنت خلفاء اربع ہے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہے علیکم بسنتی وسنت

خلفاء الراشدین یعنے تمپر میری سنت کی پیروی واجب ہے اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی واجب ہے تب امام ابو حنیفہ کا ہر عبادت کی تقسیم چار حصو ہر کرنا یعنی فرض واجب سنت مستحب سنت خلفاء راشدین ہے کیونکہ یہ فعل امام کا اپنی رائے اور اجتہاد سے واسطے نفع مسلمانون کے تھا جیسا کہ خلفاء راشدین کے افعال مذکورہ بالا واسطے نفع مسلمانون کے اپنی رائے اور اجتہاد سے تھی پس امام ابو حنیفہ رحمہ کو اجتہاد کی وجہ سے بانی فساد کہنا گویا خلفاء راشدین پر طعن کرنا ہے

عبادت کی تقسیم کے بارہ مین جو اعتراض امام ابو حنیفہ پر کیا گیا ہے وہ بعینہ حدیث کی تقسیم کے بارہ مین حضرات محدثین پر وارد ہوتا ہے حضرات محدثین نے حضرت صلعم کے قول و فعل یعنے حدیث کو کس اختیار سے صحیح ضعیف موضوع متروک منکر شاذ منقطع وغیرہ وغیرہ پچاسون قسم بنا ڈالے حالانکہ یہہ اقسام حدیث کی حضرت صلعم اور صحابہ کے زمانہ مین نہ تھے پس بقول آپکے حضرات محدثین نے کار بار دین کو بعد درست ہونے اوسکے بدل کر بگاڑ ڈالا اور وہ لوگ اپنے اس فعل کی وجہ سے مصداق لاتفسدوا فی الارض بعد اصلاحها کے کیون نہونگے شراب کا مسئلہ جسکو بقول آپکے صاحب ہدایہ نے حلال لکھا ہے اوس سے بڑہکر امام بخاری نے شراب کو حلال لکھا ہے انشاء اللہ تعالی اس مسئلہ کی تحقیق مین ہم ایک مستقل رسالہ لکھینگے لہذا زیادہ تفصیل اسکی یہان ضرور نہین قولہ حدیث کا مطلب صاف کہلا ہوا ہے کہ جو شخص دین اپنا چہوڑکر جماعت سے نکل جائے یعنے مرتد ہوکر جماعت اہل اسلام سے نکل جاوے کہان یہہ مضمون کہان تقلید چہوڑ دینے والا اقول دین چہوڑکر مرتد ہونا اور تقلید چہوڑکر غیر مقلد ہونا یہہ دونو جماعت اسلام سے نکلنے مین برابر ہین اور مرتد کا حکم شریعت مین مار ڈالنے کا ہے اور غیر مقلد کا قصور چونکہ کسی قدر مرتد سے کم ہے لہذا اسکو درّہ مار کر توبہ کراکر پہر جماعت اسلام مین داخل کرنا چاہئے اور ایک حدیث مقلدین نے تقلید کے ثبوت مین یہہ پیش کی ہے من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ یعنے میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور میری نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی اور میرے امیر کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میرے امیر کی نافرمانی میری نافرمانی ہے ۔ لفظ امیری کے معنے میرے دین کے پیشوا تب معنے حدیث کے یہہ ہوئے کہ میرے دین کے پیشوا کی تابعداری میری تابعداری ہے اور اوسکی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ حضرات مجتہدین حضرت صلعم کے دین کے پیشوا ہین پس اونکی تابعداری حضرت صلعم کی تابعداری ہے اور اونکی نافرمانی حضرت صلعم کی نافرمانی ہے اور لفظ امیری کے معنے یہہ نہین ہین کہ جسکو مین نے امیر بنایا ہو ورنہ یہہ بات لازم آتی ہے کہ جن خلفاء اور اولی الامر کو حضرت صلعم

نے امیر نہین بنایا اونکی تابعداری واجب نہو حالانکہ اولی الامر کی تابعداری واجب ہی باوجودیکہ اونکو حضرت صلعم نے امیر نہین بنایا وعلی ہذا القیاس خلفاء اربع کو حضرت صلعم نے امیر نہین بنایا حالانکہ اونکی تابعداری باقی صحابہ پر واجب تہی تب معلوم ہوی یہہ بات کہ امیری کے معنے دین کے پیشوا خواہ اوسکو حضرت صلعم نے امیر بنایا ہو یا مسلمانون نے پیشوا بنایا ہو اور مجتہدین کو تمام مسلمانون نے پیشوا بنایا ہے پس وہ لوگ مصداق اس حدیث کے ہو سکتے ہین اور اونکی تقلید واجب ہے **قولہ** پانچوین دلیل اوس طرف کی من اطاع اللہ ہی جس سے امیر کی اطاعت نکلتی ہے مین کہتا ہون کہ اون لوگون کو اول یہہ بات ثابت کرنا تھا کہ امام صاحب اونکے امیر تھے پیچھے یہہ حدیث پیش کرنا تھا ایسا نکرنا دلیل ہے علم اور فضل اور مناظرہ دانی کی **اقول** امام صاحب کا امیر ہونا اظہر من الشمس ہے قریب بارہ سو برس کے تمام مسلمانون نے اونکو اپنا امیر اور پیشوا بنایا ہے اور ہر زمانے کے لوگ اونکی پیروی کرتے چلے آتے ہین پس وہ مصداق اس حدیث کے ہو سکتے ہین **قولہ** لفظ امیری کے معنے خود بیان کئے ہین کہ جسکو مینے امیر بنایا ہو یہہ لفظ چاہتا ہے کہ امیر کا وجود زمانہ رسالت مین ہو ورنہ یہہ کیونکر صادق آویگا جسکو مین نے امیر بنایا پس اونکی امام جو اسّی برس کے بعد پیدا ہوے کیونکر اسکی مصداق ہو سکتے ہین **اقول** لفظ امیری کے معنے میرے دین کے پیشوا خواہ اونکو حضرت نے امیر بنایا ہو یا مسلمانون نے اور اون پیشواؤں کا وجود حضرت صلعم کے زمانہ مین ہونا ضرور نہین ہے ورنہ جتنے اولی الامر اور خلفاء بعد زمانہ حضرت صلعم کے ہوے ہین اونکی تابعداری واجب نہوتی حالانکہ خلفاء اربع اور باقی اولی الامر کی تابعداری واجب اور ضرور ہے امام ابو حنیفہ اگرچہ اسّی برس بعد پیدا ہوے ہین لیکن مسلمانون نے اونکو اپنا پیشوا بنایا ہے اور اوس زمانے سے لیکر آجتک اونکی پیروی کرتے آتے ہین پس وہ مصداق اس حدیث کے ہے **قولہ** علاوہ ان سب کے امیر کی اطاعت اور رسول کی اطاعت دونو اس حدیث مین مذکور ہے اور اطاعت رسول کی مقدم ہے کہ اونکی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے پس اگر حکم امیر و حکم رسول مین اختلاف ہو تو اوسوقت انسان کیا کریگا ضرور اسوقت رسول کا حکم مقدم ہوگا ورنہ خدا کی نافرمانی لازم آویگی جیسے بلاشبہ مثلاً منصف اور جج دونو کی عدول حکمی قانوناً ناجائز ہے مگر جب دونو مین اختلاف ہو تو جج کا حکم مقدم ہوتا ہے اور منصف کا حکم مسترد ہوتا ہی **اقول** رسول و امیر کی زندگی مین اگر اختلاف ہو تو رسول کا حکم مقدم ہے اور اگر بعد رسول کے امیر کی زندگی مین اختلاف ہو تو امیر کا حکم مقدم سمجہا جائیگا کیونکہ امیر رسول کے حکم کے وجوہ جانتا ہے اور اگر اون دونون کے حکمونمین بعد اون دونو کے اختلاف ہوا تو جسکو ترجیح ہوگی وہ حکم مقدم کیا جائیگا اور اگر کسی حکم کو اونمین سے ترجیح

نہین ہوسکتی تو وہ دونو بقاعدہ تعارض ساقط ہو جائینگے کیونکہ اگر بدون ترجیح رسول کے حکم پر عمل کیا جائے تو امیر کی نافرمانی لازم آئیگی اور امیر کی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے تب اس صورت مین تابعداری اور نافرمانی رسول کی دونو ایک ہی وقت مین لازم آوینگی وعلی ہذا القیاس اگر امیر کے حکم پر عمل کیا جائی تو رسول کی نافرمانی ہوگی اور امیر کی تابعداری اور امیر کی تابعداری رسول کی تابعداری ہے تب اس صورت مین ہی رسول کی تابعداری اور نافرمانی ایکہی وقت مین لازم اویگی امیر اور رسول کو منصف اور جج پر قیاس کرنا غلط ہی کیونکہ یہہ دونون حاکم مستقل ہوتے ہین جج نے منصف کو منصف نہین بنایا اور رسول نے امیر کو امیر بنایا ہے پس یہہ قیاس قیاس مع الفارق ہے یہان تک جناب مولوی ہدایت اللہ خانصاحب کے دلایل پر جو اعتراضات کئے گئے تھے اونکے جوابات دئے گئے ہین اب جناب مولوی عبدالحق صاحب کی دلایل کو ذکر کر کے اونپر جو اعتراضات کئے گئے ہین اونکے جوابات دئے جاتے ہین مولوی عبدالحق صاحب نے تقلید کے ثبوت ان دو آیتون سے استدلال کیا ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی یعنے اوتارا ہمنے اوپر تیرے کتاب بیان کرنیوالی ہر چیز کو اور دوسری ایت مین ہی فیہ تفصیل کل شئی یعنے قران مین ہر چیز کا بیان ہی اور قران مین ہر چیز کی تفصیل کے ساتھ نہین پای جاتی تو معلوم ہوا کہ قران مین اجمالاً سب چیز کا بیان ہی اور منجملہ اون چیزونکے جو قران مین اجمالاً پائی جاتے ہین عام خاص مشترک ماول ظاہر نص مفسر محکم خفی مشکل مجمل متشابہ حقیقت مجاز صریح کنایہ عبارت النص اشارۃ النص دلالت النص ہین اور یہہ امر ظاہر ہی ان سب چیزونکو قران شریف سے امام ابوحنیفہ نے نکالا ہی کیونکہ وہ مجتہد اول ہین باقی سب مجتہدون نے طریقہ اجتہاد کا اونہین سے سیکھا ہی اور یہہ بات بہی ظاہر ہی کہ اشیاء مذکورہ اور اونکے احکام قران شریف کے آیات احکامی کی تفصیل ہین چنانچہ زیادہ بیان اس امر کا علم اصول فقہ مین بالتصریح موجود ہی تب امام ابوحنیفہ بمقتضای ان دو آیتون کے مفصل قران ہین اگر اونکی تقلید نکی جاتی تو قران شریف کی اس تفصیل کا مطلب کیونکر معلوم ہوتا پس تقلید اونکی بمقتضای ان دو آیتون کے واجب اور ضرور ہی قولہ ہمارے دوست نے اولاً دو آیت پیش کر کے ظاہر کیا ہی کہ قران مین احکام مجملاً مذکور ہین اور اس اجمال کے تفصیل کی ضرورت ہی اور یہی کام مجتہدونکا ہی اگر اونکی تقلید نکی جاوے تو قران کے اجمال کی تفصیل کیونکر معلوم ہو پس مین پوچہتا ہون کہ پیغمبر خدا صلعم تیئس ۲۳ برس دنیا مین پیغمبری کرتے رہی اور احکام الہی لوگونکو پہنچاتے رہی اونہون نے قران شریف کے اجمال کی تفصیل اور احکام کا بیان صاف طور پر کیا یا نہین اور پیغمبر خدا صلعم کے وقت اور اونکی یاروا صحاب کے وقت مین احکام الہی ظاہر ہوے اور اون پر عمل ہوا یا نہین اوسوقت مین احکام الہی کا ظاہر ہونا اور اون پر عمل نہونا کوئی مسلمان

نہین کہہ سکتا پہر جب یہہ کام اوسوقت مین ہو ہی چکے تہے پہر مجتہد کا کیا کام ہے اور اونکی اصلاح کی کیا ضرورت باقی رہی اقول حضرت صلعم کے زمانہ مین قران شریف کی تفصیل کی ضرورت نہ تہی - جو شخص اسلام مین داخل ہوتا تہا اوسکو نماز روزہ حج زکات وغیرہ اصول دین بتادئیجاتی تہے ہر مسئلہ کے وجوہ اور دلایل نہین بتای جاتے تہے ثبوت اس دعوی کا صحابہ کے حالات سے ظاہر ہے اور اسی تعلیم کا نام تبلیغ احکام ہے اوس زمانہ کے لوگونکو آپس مین دین کے مسایل مین خلاف نہین ہوتا تہا اور بصورت وقوع حضرت صلعم اونکی نزاع کو رفع فرماتے تہے اخیر زمانہ صحابہ کے جب اوس جماعت کبیرہ سے فرقے جدا ہونے لگے اور ہر ایک فرقہ اپنے اپنے مذہب کی تقویت مین دلائل عقلی و نقلی پیش کرنے لگا اور ہزارون حدیثین موضوع بننی لگین اور ہر شخص اپنے مذہب کو حق اور دوسرے کے مذہب کو باطل سمجہنے لگا الغرض اس امت مرحومہ مین بہت بڑا خلفشار پیدا ہوا تہا امام ابو حنیفہ نے بتائید الہی قران شریف سے احکام استنباط کرکے ہر ہر مسئلہ کے اصول قایم کئے اور اون اصول کے مطابق امام اور اونکے شاگرد اجتہاد کرنے لگے اور اون حضرات کا اجتہاد اسطور پر واقع ہوا کہ کوئی فرقہ اسلام کا اوس اجتہاد کا مقابلہ نہین کر سکتا بلکہ سب اہل اسلام نے طریقہ اجتہاد اونہین سے سیکہا ہے اور ان حضرات نے قران شریف کی تفصیل اسطور پر کی ہے کہ اول تو قران شریف سے خاص عام مشترک ماول ظاہر نص مفسر محکم خفی مشکل مجمل متشابہ حقیقت مجاز صریح کنایہ عبارت النص اشارت النص دلالت النص نکالی ہین اور بعد اوسکے ان سب چیزون سے احکام استنباط کئے ہین چنانچہ تفصیل اس اجمال کی علم اصول فقہ مین موجود ہے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ یہہ تفصیل قران کی حدیث مین نہین پائی جاتی تب یہہ بات ثابت ہوی کہ حضرت صلعم نے تبلیغ احکام فرمائی ہے نہ تفصیل کیونکہ اوس زمانے مین اس تفصیل کی کچہہ ضرورت نہ تہی اور چونکہ آپ تفصیل اور تبلیغ مین فرق نہین جانتے تہے اس لئے اعتراض کر بیٹہے دوسرے بالغرض اگر یہہ بات مان بہی لیجائے کہ حضرت صلعم نے قران کی تفصیل مثل مجتہدین کی کیہہ ہے تو اس سے یہہ بات لازم نہین آتی کہ امام ابو حنیفہ اور باقی مجتہدین مفصل قران نہین ہین ورنہ لازم آتی ہے یہہ بات کہ حضرت ابن عباس کی تفسیر کے بعد کسی تفسیر کی حاجت نہو اور کسی مفسر قران کو مفسر قران نہ کہین کیونکہ حضرت ابن عباس کی تفسیر اول التفاسیر ہے اور جب وہ قران شریف کی تفسیر لکہہ چکی تو بقول آپکے باقی تفسیرونکی کیا حاجت اور اون مفسرین کی اصلاح کی کیا ضرورت وعلی ہذا القیاس جب امام مالک نے موطا جمع کی تو باقی کتب حدیث کی کیا حاجت اور امام بخاری اور باقی محدثین کی اصلاح کی کیا ضرورت مگر ایسی لوچ بات سوای آپکے دوسرا کوئی نہین کہہ سکتا ثابت ہوی یہہ بات کہ حضرت صلعم کے زمانہ مین احکام کا ظاہر ہونا اور اوسوقت مین دین پر عمل ہونا منافی اس بات کے نہین ہے کہ مجتہدین مفصل قران نہون جناب مولوی عبد الحق صاحب کی دوسری

دلیل مثلا حدثنا لیس عن عقیل یعنی امام بخاری نی جو یہہ فرمایا ہی کہ حدیث بیان کی مجھسی لیث نے عقیل سی یہہ قول امام بخاری کا ہی اسکے ماننے پر کیا دلیل ہی جو اسکی دلیل ہی وہی تقلید کی دلیل ہی قولہ ہمارے دوست نے جو یہہ کہا ہی کہ امام بخاری کی حدثنا پر جو دلیل ہے وہی تقلید کی دلیل ہی مین اس تقریر کے اول ایک مثال دیتا ہون جس سے اسکی خوبی ظاہر ہوجاویگی اوسکا تاروپود کھل جائیگا مثلا جج صاحب کے یہان ایک مقدمہ پیش ہوا جسمین منجانب مدعی منصف صاحب گواہ تھی جج نی عند المباحثہ یہ کہا کہ دعوی مدعی سچا ہی کیونکہ منصف صاحب نی اسمین گواہی دی ہی اونکی گواہی بیشک قابل اعتبار ہی وکیل مدعا علیہ نے جو ہمارے دوست کی فہم تھے جواب دیا کہ منصف صاحب کی گواہی کو آپ معتبر نہین کہسکتے اور اوسکو نہین مان سکتی کیونکہ اونکا فیصلہ مسترد کرتے ہین جو فیصلہ نہین ماننے کی وجہ ہی وہی گواہی کی بھی نہ ماننی کی وجہ ہی جج صاحب ایسی بحث کرنیوالے وکیل کو سوای بیوقوف کی اور کیا کہین گے کہ استرداد فیصلہ منصف صاحب کا یہہ مطلب نہین ہے کہ ہم اونکو جھوٹا او غیر معتبر آدمی جانتے ہین بلکہ یہ سمجھتے ہین کہ اونکی راے مین غلطی واقع ہوئی ہی اقول اس مثال مین مغالطی اور کجروی کو راہ دیا گیا ہی اس مثال کو اصل مدعا سی کوئی تعلق نہین ہی مولوی عبد الحق صاحب کی یہ غرض نہین ہے کہ حضرت صلعم کی حدیث مین راوی کی تقلید کرنا چاہئی اور حضرت کے قول کو راوی کا قول سمجھنا چاہئی جیسا کہ آپنی اونکی تقریر کا مطلب سمجھا ہی اور اپنی سمجھ کے موافق جواب دیا ہی کہ وہ دفعہ قانونی ہی نہ قول اوس وکیل کا اور وہ حکم حاکم ہی نہ حکم اوس چپراسی کا اور وہ مقولہ سعدی ہی نہ قول اوس شخص کا بلکہ اونکی غرض اس بیان سی یہہ ہی کہ امام بخاری سی لیکر حضرت صلعم تک جتنی مرتبی درمیانی راویون کے ہین ہر مرتبی مین راوی یہ کہتا ہی کہ مینی اس حدیث کو اپنی اوستاد سی سنا ہی یہ قول تو اوس راوی کا ہی نہ حضرت صلعم کا پس اس قول راوی کو بلا دلیل مان لینا تقلید شخصی ہے اور آپکی اس مثال کو اس بیان کے رو سی کوئی تعلق نہین ہی اور علاوہ اسکے اس مثال مین ایک غلطی فاحش یہ ہی کہ مثال اپنی ممثل لہ سی مطابق نہین ہے مثال مین ایک شخص خاص کی رای اور تجویز اور گواہی کا ذکر ہی یعنے منصف کی تجویز غلط ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ اونکی گواہی بھی غلط سمجھی جائی ہم کہتی ہین کہ گواہی کے صحیح ہونے سی یہ کہان لازم آتا ہی کہ اونکی تجویز غلط ہی یہ امر ممکن ہے کہ گواہی اور تجویز دونون صحیح اور درست ہون اور دونون مین کیا تناقض ہے اور ممثل لہ مین یہ فرماتے ہین کہ اماموں کی رای نماننی سی یہ لازم آتا کہ رواۃ حدیث کی شہادت نمانی جائی اسمین دو شخصونکی گواہی اور تجویز کا ذکر ہی یعنی گواہی رواۃ حدیث کی اور تجویز اماموںکی دوم مثال مین گواہی کا صحیح ہونا اور تجویز کا غلط ہونا بہ نسبت ایک جج کے ہی اور وہ شخص واحد ہی اور ممثل لہ مین اسمقام پر رواۃ حدیث کی گواہی کا صحیح ہونا بہ نسبت غیر مقلدین کی ہی اور اماموںکی تجویز کا صحیح ہونا بہ نسبت مقلدین کے ہے اور یہ بات ظاہر ہے اور یہہ لوگ دو فرقے ہین پس یہہ مثال اپنی ممثل لہ سے مطابق نہین ہی سوم اماموں کی رائے نماننے اور رواۃ حدیث کی گواہی ماننی مین کیا دلیل

چہارم ممکن ہی کہ اماموں کی تجویز صحیح ہو اور رواۃ حدیث کی گواہی غلط ہو اِن دو مین نسبت تباین کی ہی
ایک کو دوسرے کو کوئی علاقہ نہین جسکی وجہ سی ایک کی ماننے سے دوسرے کا ماننا لازم آتا پس اماموں کی رای ماننے اور رواۃ حدیث
کی گواہی ماننی پر کوئی دلیل عقلی یا نقلی بیان فرمائی ورنہ تقلید شخصی ثابت نہین اس دعوی پر جو دلیل قایم کی گئی ہی
وہ بہی قابل غور ہی فرماتے ہین **قولہ** کیونکہ رای کی بنا سمجہہ پر ہی اور شہادت کی بنا دیکہنی یا سننی پر **اقول** اول تو یہہ دلیل
دعوے سے عام ہی اسواسطے کہ یہہ ممکن ہی کہ اماموں کی رائے اور رواۃ حدیث کی شہادت دونو نفس الامر مین صحیح ہون اور
دونو کو لوگ مانتے تب اس صورت مین جو چیز قول رواۃ کو ماننے کی دلیل ہو گی وہی رائے اماموں کے ماننے کی دلیل ہی اور قول
رواۃ کو بلا دلیل ماننا تقلید شخصی ہی پس قول امام کو ماننا بہی تقلید شخصی ہی اندونون اسوقت مین کوئی فرق نہین ہی دوسرے
یہہ دلیل فی نفسہ غلط ہی کیونکہ جیسا کہ رای کی بنا سمجہہ پر ہی ویسی ہی شہادت کی بنا بہی سمجہہ پر ہی گواہ کی سمجہہ جب تک ٹہیک
نہو گواہی اوسکی قابل اعتبار نہین ہو سکتی حالانکہ گواہ یہان پر رواۃ حدیث ہین اصول حدیث مین لکہا ہی کہ جب تک
راوی کی سمجہہ درست نہو اوسکی حدیث ضعیف ہی قابل اعتبار نہین تب ثابت ہوئی یہہ بات کہ شہادت کی بنا بہی سمجہہ پر ہے اور
یہہ قاعدہ آپنے غلط سمجہا ہے **قولہ** باقی رہی یہہ بات کہ امام نے اپنی رائے سی کہا تہا اسپر خود انکا قول اثر کو قوی جسکا
بیان ہم پہلے کر چکے ہین دلیل ہے **اقول** اسکا جواب ہم دیچکے ہین **قولہ** ہمارے دوست نے دو حدیثین اپنے دلیل مین
پیش کی ہین ایک بلغوا عنی ولو ایۃ یعنے پہونچاو ہمارے طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو دوسری حدیث فلیبلغ
الشاہد الغائب یعنے حاضر غایب کو پہونچاوے اس دلیل کو دعوے سے کیا تعلق ہی دعوی تو یہہ ہی کہ ساری مسائل
مین ایکہی امام کی تقلید یعنی بیدلیل اونکی بات مان لینی واجب ہے اور دلیل یہ ہی کہ پیغمبر نے فرمایا ہی کہ جسکو ہماری ایک بات بہی معلوم
ہو وہ پہونچادی سبحان اللہ دعوی و دلیل مین کسقدر مطابقت ہی **اقول** ان دو حدیثونکو دعوی سے تعلق یہہ ہی کہ
کہ جب صحابی ان دو حدیثونکو کسی شخص سے بیان کریگا تو ضرور قال رسول اللہ صلعم کہی گا اور یہہ قول مقولہ اوسی صحابی کا ہی
نہ حضرت صلعم کا پس اس قول صحابی کو بلا دلیل مان لینا تقلید شخصی ہے اب تو سمجہی دلیل کو دعوی سے مطابقت ہی یا نہین
قولہ فقہ کے معنے لغت مین فہم اور سمجہہ کے ہین اور حدیث کے معنے حکایت اور بات کے ہین پس ان دونو کے نام ہی سے
دونو کا فرق معلوم ہوتا ہی **اقول** بیشک اندونو کے نام ہی سے فقیہ اور محدث کا فرق بہی معلوم ہوتا ہی فقیہ سمجہدار دانشمند کو کہتے ہین
یعنے جسکو دین کے امور مین سمجہہ ہو وہ تو فقیہ ہی اور محدث خالی حکایت اور بات بیان کرنے والے کو کہتے ہین اوسکو سمجہہ کچہہ کام نہین ہوتا
وہ صرف بات بیان کرتا ہی خواہ وہ بات صحیح ہو یا غلط الحمد للہ کہ انکی بیان سے فقہ کی تعریف نکل آئی القول شخصی دروغ گورا حافظہ نباشد **قولہ** چوتہی دلیل
ہمارے دوست نے یہہ آیت پیش کی ہی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو رسول کی اور تابعداری کرو
اختیار والونکی یا اپنی مین اور اپنی امام کو مصداق اولی الامر کا ٹہیرایا ہی قطع نظر اور سب امور کے اس آیت سی صریح طور پر تقلید شخصی باطل ہو گئی

کیونکہ اسمین لفظ اولی الامر ہی جسکے معنے خود کہی ہین اختیار والونکی نہ صرف ایک **اقول** اس اعتراض کا جواب ہم کئی مرتبہ دیچکے
ہین لیکن واسطے تسلی اور اطمینان سائل کی کچھہ تہوڑا سا پھر عرض کرتا ہون اس آیت سے اور آپکے اس بیان سے مجتہدین
کی تقلید ثابت ہوئی باقی رہی یہہ بات کہ امام ابوحنیفہ کی تقلید سو وہ اجماع امت سے ثابت ہی قریب بارہ سو برس کے امام ابوحنیفہ
کی تقلید پر اس امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہی پس تقلید مطلق اس آیت سے اور تقلید شخصی اجماع امت سے ثابت ہوئی **قولہ** دوسرے
وقت نزول اس آیت کی جو لوگ اس لفظ کی مصداق تہے اون سب کو معزول ہو کر امام ابوحنیفہ کو اونکی جگہ منصوب ہونیکی کیا وجہ
اقول وقت نزول اس آیت کی حضرت صلعم کے اصحاب موجود تھے اور وہی لوگ مصداق اسکے تھے اون لوگونکو معزول ہو کر اس
زمانے کے اولی الامر کو اونکی جگہ منصوب ہونیکی کیا وجہ اور بعد انتقال حضرت صلعم کے حضرت ابوبکر صدیق کو اور اونکی بعد حضرت
عمر فاروق کو اور اونکی بعد حضرت عثمان ذوالنورین کو اور نکی بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منصوب ہونے کی کیا وجہ **قولہ**
تیسرے لفظ اختیار کے معنے اجتہاد کی کیونکر ہوئے **اقول** لفظ اختیار کے معنے اجتہاد کے نہین کہے گئے ذرا ہوش مین آئیے
لفظ اولی الامر کے معنے اختیار والے بیان کئے گئے ہین ترجمہ دیکہئے دنیا مین اہل اسلام کے لوگ دو طرح کے ہین بادشاہ اہل
اسلام یہہ دنیا کے امور مین اختیار والے ہین علماء مجتہدین یہہ حضرات دین کے امور مین بوجہ اجتہاد کے اختیار والے
ہین دونون صورتون مین تقلید شخصی ثابت ہی بادشاہ اسلام مقلدین ہین اونکی اطاعت امت مرحومہ کو اس حکم الٰہی سے
واجب اور ضرور ہی وہ لوگ خود مقلد ہین اور تقلید شخصی کا حکم دیتے ہین پس اونکی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہی **قولہ** چوتھے اس
آیت مین اطاعت خدا اور رسول و اولی الامر کی مذکور ہی پس اگر رسول اور اولی الامر مین اختلاف ہو تو کسکو ترجیح ہوگی **اقول**
یہہ کیا مہمل سوال ہی ہم پوچھتے ہین کہ جب اللہ اور رسول مین اختلاف ہو تو کسکو ترجیح ہوگی **قولہ** پانچوین آگے اس
آیت کے موجود ہی فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول یعنے جب جہگڑو تم لوگ کسی بات مین تو اوسکو خدا
و رسول کے طرف رجوع کرو پس اسوقت مین کہ جہگڑا اور اختلاف درپیش ہی خدا اور رسول کے طرف یعنی کتاب اللہ اور سنت و
رسول کے طرف رجوع کرنا چاہئے نہ امام کیطرف پس اس سے تقلید باطل ہوئی نہ ثابت **اقول** اگر اوس مسئلہ متنازعہ کو اللہ و رسول
کے کلام مین نہ پاوین تو کیا کرین کیا اپنے جی سے اوسکو کبھی حرام اور کبھی حلال کہدین یہہ بات ہرگز نہین ہے کیا آپکو نہین معلوم ہی کہ جب
حضرت صلعم نے انتقال فرمایا تھا اوسوقت صحابہ نے درباب خلافت اختلاف کیا تھا انصار کہتے تھے کہ امیر ہمین سے ہونا چاہئے اور
مہاجرین کہتے تھے امیر ہمین سے ہونا چاہئے تب اون لوگون نے اللہ و رسول کیطرف رجوع کر کے حضرت ابوبکر صدیق کو خلیفہ بنایا تھا اجماع کیطرف
رجوع کر کے وعلی ہذا القیاس خلافت حضرت عثمانؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ تب ثابت ہوئی یہہ بات کہ جب مسائل متنازعہ کو قرآن مین نہ پاوین تو اجماع
امت کیطرف رجوع کرنا چاہئے اور اہل اجتہاد کی کتابون مین اوس مسئلہ کو دیکھنا چاہئے پس اسوقت کا اختلاف تقلید کے بارے مین

اول تو اختلاف ہی نہین ہو سکتا کیونکہ تمام امت مرحومہ شرق سے غرب تک تقلید شخصی پر اجماع کر چکی ہی اور یہہ چند آدمی کا
فرقہ جدیدہ جو ہندوستان اور نجد مین بعد اجماع امت کی تقلید شخصی پر نکلا ہی اسکی نسبت جماعت مقلدین کی ساتھہ
ایسی بھی نہین ہو سکتی جیسی آٹے مین نمک پھر اسکا اختلاف ہی کیا و بالفرض اگر اس فرقی کا اختلاف اعتبار بھی کیا جاوے
تو اسکی نظیر قرن صحابہ مین درباب خلافت پائی گئی ہی پس جسطرح اون لوگون نے اجماع کیطرف رجوع کر کی اوس اختلاف
کو رفع کیا تھا اسی طرح ہم لوگون کو بھی اجماع کیطرف رجوع کر کی اس اختلاف کو دفع کرنا چاہئی اور یہہ بات ظاہر
ہی کہ امت مرحومہ کا اجماع تقلید شخصی پر ہی پس تقلید شخصی واجب ہوئی اجماع امت سی مثل خلافت کی اگر کوئی یہہ
کہے کہ اجماع سی مراد اجماع مجتہدین عصر کا اصول فقہ مین لکہا ہی اور تقلید شخصی کے بارے مین اجماع مجتہدین عصر ثابت نہین
ہی تب کیونکر تقلید شخصی اجماع سی ثابت ہوئی جواب اسکا یہہ ہی کہ جو مسئلہ مجتہدین کی زمانہ مین پایا گیا اوسمین البتہ اجماع
مجتہدین کا شرط ہی اور جو مسئلہ بعد زمانے مجتہدین کی پایا گیا ہی اوسمین اجماع علماء امت شرط ہی نہ اجماع مجتہدین اور مسئلہ
تقلید بعد زمانے مجتہدین کی اہل سنت و جماعت مین مروج ہوا ہی پس اس مسئلہ اجماعی مین اجماع علماء اہل سنت و جماعت
کافی ہی اگر کوئی یہہ کہی کہ سب علماء اہل سنت و جماعت نی تقلید شخصی پر اجماع نہین کیا ہی کیونکہ علماء فرقہ وہابیہ تقلید شخصی
کی منکر ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ اول تو یہہ فرقہ اہل سنت و جماعت سی خارج ہی اسکی تحقیق گذر چکی ہی و بالفرض اگر
یہہ فرقہ اہل سنت و جماعت مین داخل بھی مانا جاوی تو بھی اسکا انکار اجماع کی منافی نہین ہو سکتا کیونکہ اگر تھوڑی
آدمیون کا خلاف جماعت کثیر کی اجماع کو باطل کرے تو لازم آتی ہی یہہ بات کہ خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی باطل
سمجھی جاوے کیونکہ یہہ خلافت بلا خلاف صحابہ کی اجماع سی ثابت ہوئی تھی حالانکہ حضرت معاویہ اور اونکی انصار صحابہ
اس اجماع کی خلاف تھی تب ثابت ہوئی یہہ بات کہ تھوڑی آدمیون کا خلاف جماعت کثیر کے اجماع کی منافی نہین
ہو سکتا قولہ پانچوین دلیل مولوی عبد الحق صاحب کی یہہ آیت ہی اذا جاءهم امر من الامن او الخوف
الا یتہ حاصل اسکا اسی قدر ہی کہ پہیلے بڑی خبر سنکر اوسکو مشہور نہین کر دینا چاہئی بلکہ اوسکو طرف رسول کی و
اولی الامر کے پیش کرنا چاہئی تاکہ وہ لوگ دیکہین کہ یہہ خبر سچی ہی یا جہوٹی اسکو اس دعوی سے کہ تقلید شخصی
واجب ہی کیا تعلق ہی ہم کہتی ہین کہ اس سے تقلید شخصی کیا بلکہ مطلق تقلید باطل ہو گئی کیونکہ موافق اس آیت کی
کوئی بات سنکر اپنی ہی نہین مان لینا چاہئی بلکہ رسول کی کتاب اور اختیار والون کی اقوال سی ملا لینا چاہئی اقول
اس آیت سی استنباط ثابت ہوتا ہی اور اجتہاد اسیکو کہتے ہین مجتہد کی پاس بات لیجانا اور اونکی بات ماننا ثابت ہوا
اور یہی تقلید شخصی ہے اور آپکا یہہ فرمانا کہ رسول کی کتاب اور اجتہاد والونکی اقوال سی ملا لینا چاہئی بہت درست ہی یہہ قول آپکا ہمارے

دعوی کی تائید کرتا ہی مجتہدین لوگ دین مین اختیار والے ہین جو مسئلہ رسول کی کتاب مین نہ پایا جاوے اوسکو مجتہدین
کے اقوال سے بقول آپکی ملالینا چاہی تب یہہ اختلاف جو تقلید شخصی کے بارےمین واقع ہوا ہی اسکو بہی بقول آپکی مجتہدین
کے اقوال سے ملالینا چاہئی اور اونکی کتابونمین یہہ لکھا ہی کہ غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید ضروری اور واجب ہی پس آپکی
اس قول سے یہہ بات ثابت ہوی کہ تقلید شخصی واجب ہی **قوله** علاوہ ان سبکے مین کہتا ہون کہ شخصی کے معنی جب
یہہ ٹہہرے کہ ہر مسئلہ مین ایک ہی امام کی تقلید کرنا تو مین کہتا ہون کہ اس مسئلہ وجوب تقلید شخصی جسکے سبب سے
اتنا بڑا اختلاف پڑا ہوا ہی مین یہہ لوگ اپنے امام کے مقلد ہین یا نہین اگر مقلد ہین تو امام کا قول اس بارہ مین دکہاوین
اور اگر اس مسئلہ مین امام کے مقلد نہین تو دو حال سے خالی نہین ہی انکے امام نے اس مسئلہ مین کچہہ کہا یا نہین اگر نہین
کہا تو اولًا تقلید شخصی نہین رہی کیونکہ اس مسئلہ مین دوسرے کے طرف جانا ہوگا دوسرے وہ قول ملا محمد عارف
صاحب اور مولوی ہدایت اللہ خان صاحب کا کہ امام نے ساری مسئلے تحقیق کرکے واسطے عمل لوگونکے ٹہیک کر دیا لغو
ہوگیا کیونکہ امام نے ایسا مسئلہ جسکے سبب سے مسلمانون مین اسقدر اختلاف پڑا ہوا ہی بالکل چہوڑ دیا **اقول** اس
اعتراضات کا جواب ہم کئی مرتبہ اس کتاب مین لکہہ چکے ہین لیکن واسطے تشفی سائل کے کچہہ تہوڑا سا بیان یہہ ہی
عرض کیا جاتا ہی ہر مسئلہ مین امام کی تقلید کرنے کے معنی یہہ ہین کہ اوس مسئلہ کو امام نے بالتصریح بیان کیا ہو یا امام
کے اصول کے قواعد سے وہ مسئلہ مستنبط ہو سکتا ہو پس مسئلہ تقلید شخصی کا اگرچہ امام نے بالتصریح بیان نہین کیا لیکن امام
کے اصول کے قواعد سے یہہ مسئلہ مستنبط ہو سکتا ہی امام اور جمیع اہل سنت کی نزدیک چار حجۃ شرعیہ ہین کتاب سنت اجماع قیاس اور
مسئلہ تقلید شخصی کا ان چارون سے ثابت ہی کتاب سنت اجماع کا بیان ہم کئی مرتبہ اس کتاب مین تقلید شخصی کے ثبوت مین لاچکے
ہین باقی رہا قیاس سو یہہ مسئلہ حدیث حضرت معاذ پر قیاس بہی ہو سکتا ہی اور خلافت خلفاء پر بہی اوسکو قیاس
کر سکتے ہین پس تقلید شخصی چارون حجت شرعیہ سے ثابت ہی اور جو مسئلہ حجت شرعیہ سے ثابت ہو اوسمین مقلدین امام کے
مقلد ہین تب اس مسئلہ مین بہی وہ لوگ امام کے مقلد ہین ہماری اس بیان سے یہہ غرض نہین ہی کہ جو مسئلہ چار حجت
شرعیہ سے ثابت ہو اوسی مسئلہ مین مقلدین امام کی تقلید کرتے ہین اور جو مسئلہ ایک یا دو حجت سے ثابت ہو اوسمین مقلدین امام کی تقلید نہین
کرتے بلکہ مطلب ہمارا یہہ ہی تقلید شخصی کا مسئلہ چارون حجت شرعیہ سے ثابت ہی پس انکار اسکا ضلالت ہی **قوله** اب مین دکہاتا ہون
کہ انکے امام نے اس مسئلہ مین کیا کہا یہ مسلم الثبوت انکی کتاب معتبر ہماری مخاطبین تسلیم کر چکے ہین مین لکھا ہی عن ائمتنا لا یحل
لاحد ان یقول بقولنا ما لم یعرف من این قلنا یعنے ہمارے امامون نے کہا ہی کہ حلال نہین کسیکو ہملوگونکی بات بولنا
جبتک یہہ نجانے کہ ہم نے کہانسے کہا پس جب کا زبان سے نکالنا جایز نہین اوسپر عمل کہان تک جایز ہوگا پس اس مسئلہ مین یہہ لوگ
اپنے امام کے مخالف ہین اور انکا دعوی تقلید شخصی بالکل غلط اور انکے امام کے خلاف ثابت ہوگیا پس تقلید شخصی انکی باطل ہوگئی

اقول اسمقام مین سائل نے بددیانتی کو راہ دیا ہی عبارت مسلم الثبوت کی غلط بیان کی ہی مغالطہ دیکر اپنا مطلب ثابت کیا اصل عبارت مسلم الثبوت مین کی یہہ ہی افتاء غیر المجتہد بمذہب مجتہد تعریفا علی اصولہ انکا مطلقا علی مبانیہ اصلاً للنظر والمناظرۃ وھو المسمی بالمجتہد المذہب جائز عن ائمتنا لا یحل لاحد ان یفتی بقولنا مالم یعلم من این قلنا ترجمہ فتوی دینا غیر مجتہد کو اوپر مذہب مجتہد کے تفریع ہے اوپر اوصول اوسکے اگر واقفیت رکھتا ہی اوسکے اوصول پر اور بناء پر اور وہ مفتی اہل نظر اور مناظرہ ہو اور اس مفتی کو مجتہد بالمذہب کہتے ہین یہ فتوی دینا اوسکا جایز ہے اس عبارت کے بعد یہ عبارت ہے من ائمتنا لا یحل لاحد ان یفتی بقولنا مالم یعلم این قلنا جملہ ثانی کا ترجمہ یعنے ہماری امامون نے کہا ہی کہ حرام ہی ہمارے قول پر فتوی دینا اوس کو جو ہماری قول کی اصل اور دلیل نہین جانتا اور جو شخص ہمارے قول کی اصل اور دلیل جانتا ہی اوس شخص کو ہمارے قول پر فتوی دینا جائز ہی مسلم الثبوت کی اس پوری عبارت سے چند امر ثابت ہوتے ہین اول یہہ کہ ہماری امامونکا ہر مسئلہ ادلہ شرعیہ سے ثابت ہی دوم جو شخص مسایل کے دلایل بخوبی نہین جانتا اوسکو فتوی دینا حرام ہی سوم یہہ کہ غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید واجب ہے کیونکہ مسلم الثبوت مین اس عبارت کے اول مین لکہا ہی غیر المجتہد المطلق ولو عالما یلزمہ التقلید یعنے جو شخص مجتہد مطلق نہین ہی اوسکو مجتہد کی تقلید لازم ہی اگرچہ وہ عالم ہی کیون نہو اس سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ عالم اور جاہل دونونکو تقلید مجتہد کی لازم ہی چہارم اماموں نے تقلید شخصی کے مسئلہ مین یہہ حکم دیا ہی کہ جو شخص ہماری مسائل کے دلائل نجانے اوسکو فتوی دینا ہمارے قول پر حرام ہی لیکن تعلیم تعلم اور عمل اوسپر حرام نہین ہے اور اپنی بغرض مغالطہ اور فریب کے لفظ ان یفتی کو ان یقول سے بدل کر امامون پر افتراء باندہی پس اس عبارت سے تقلید شخصی ثابت ہوئی اور اس مسئلہ مین مقلدین اپنے امام کے قول کے موافق ہین ۔ شاہ ولی اللہ صاحب کے کلام کا حاصل پس اشارت بکتاب موطا کہ تالیف امام ہمام حجۃ الاسلام مالک بن انس واقع شد قولہ اس عبارت سے اونکے ظاہر ہی کہ وہ تقلید کو باطل جانتے تھے اقول شاہ ولی اللہ صاحب کی اس عبارت سے تقلید شخصی امام مالک کی ثابت ہوتی ہی کیونکہ جب شاہ صاحب امام مالک کی موطا کے پیرو ہوی تو ضرور امام مالک کی مقلد ہوی اور امام مالک شخص واحد ہین پس تقلید شخصی اونکے اس عبارت سے ثابت ہوئی نہ باطل

قطعہ تاریخ از جامع فضل و کمال جناب مولوی حکیم عنایت حسین صاحب عظیم آبادی

مخزن علم و فضل عبد اللہ ۔ حق شنو حق پسند و ہم حق جو
کرد تالیف چون بفضل خدا ۔ این رسالہ کہ ریب نیست درو
بہر تاریخ بے سر انکار ۔ نسخہ بے مثال زود بگو

۱۲۹۷ فصلی

قطعہ تاریخ از طبع سلیم جناب حکیم عبد الصمد صاحب عظیم آبادی

چون بفضل خالق عز ترین ۔ طبع شد این نسخہ نافع ترین
بہر سالش گفت ہاتف از صمد ۔ نسخہ بے مثل گو تاریخ این

۱۲۹۷ فصلی







